کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اور فضائل و مناقب پر مشتمل لاجواب مضمون

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حیاۃ المعاویۃ

مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی

ماخذ حیاۃ الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشکش _ صحابہ و اہل بیت لائبریری

کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو جلیل القدر صحابی ہونے کے ساتھ ساتھ کاتبِ وحی اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی ساتھی رشتہ دار ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ نبوت سے کئی بار دعائیں اور بشارتیں نکلیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اُمّ المؤمنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل یعنی آدھی دنیا پر حکومت کی۔ تاریخ اسلام کے روشن اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے کردار و کارناموں سے بھرے پڑے ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامِ نامی معاویہ ہے۔ اور بھی کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام معاویہ تھا۔ جیسا کہ شارح بخاری امام بدرالدین عینی علیہ رحمتہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے لکھا ہے: "و فیھم معاویۃ فوق العشرین" کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نام کے بیس سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔

(عمدۃ القاری۔ کتاب العلم "باب من یرد اللہ بہ۔ تحت الحدیث 71 جلد 2 صفحہ 74 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

جب مطلقاً معاویہ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد سیّدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح۔ کتاب اللباس جلد 6 صفحہ 114 مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ معاویہ کے معنی غلط ہیں اس بات پر دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بڑی زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ تو ہم گزارش کرتے ہیں کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کی قبیح ناموں کو بدل دیا کرتے تھے چنانچہ وہ اسماء جو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبدیل فرمائے ان میں سے چند ایک بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں ان کی تشفی ہو جائے

1۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ نام کو بدل دیا اور فرمایا:

" انت جمیلہ "یعنی تم جمیلہ ہو۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی تغیر الاسم القبیح۔ صفحہ 775 رقم الحدیث 4952 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

2۔ محمد بن عمرو بن عطاء سے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ کہا میں نے اس کا نام بَرّہ رکھا ہے۔ فرمایا: کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام بھی برّہ رکھا گیا تھا تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سَمُّو ھَا زینب "یعنی اس کا نام زینب رکھو (ایضاً)

3۔ حضرت سیّدنا سعید بن میسب کے والدِ محترم نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی: " حُزْنٌ۔ فرمایا: " اَنْتَ سَہْلٌ۔ تم سہل ہو۔ (ایضاً)

مذکورہ بالا تین حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جن ناموں کا معنی ومفہوم غلط ہوتا تھا حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدل دیتے تھے۔ اگر بالفرض معاویہ نام ٹھیک نہ ہوتا تو آپ ضرور بدل دیتے۔ تو جس نام میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی برائی نظر نہیں آئی تو اس نام میں ان عقل کے اندھوں کو کیا کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے کہ

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے　　　دیدہ کور کو نظر آئے کیا دیکھے

دیگر صحابہ کے نام۔ معاویہ

ہم پہلے علامہ عینی علیہ رحمہ کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں کہ بیس سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام معاویہ تھا۔ چند بزرگوں کا ذکر کرتے ہیں جن کا نام معاویہ تھا۔

1۔ معاویہ بن انس رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں اسود عنسی کے ساتھ جنگ کی تھی۔ (الاصابہ فی المیز الصحابہ۔ جلد 6 صفحہ 55 رقم الترجمہ 8061 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

2۔ معاویہ بن ثور بن عبادہ بن بکاء عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کچھ زمین لکھ کر دی اور ان کو ایک سال کی زکوٰۃ میں بطور امداد کے مال عطا فرمایا۔ لیکن حضرت معاویہ بن ثور رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر لوٹے تو کہنے لگے میں نے تو آج یا کل اللہ کی بارگاہ میں حاضر (یعنی موت) ہو جانا ہے اور میرے پاس اتنا زیادہ مال ہے جبکہ میرے صرف دو بیٹے ہیں تو اسی وقت حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کچھ مال واپس لے لیجئے اور دشمن کے مقابلے میں خرچ فرمایئے۔ میں تو

بہت مالدار ہو گیا ہوں۔ تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ: تمہیں آزمایا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے کچھ رکھ لیا۔

(الاصابہ۔ جلد 6 صفحہ 55 رقم الترجمہ 8062 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ کنز العمال۔ فضائل الصحابہ، بشر بن معاویہ البکائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جلد 13 صفحہ 130 رقم الحدیث 36856 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ تاریخ الکبیر للبخاری باب المیم، بشر بن معاویہ بن ثور البکائی، جلد 2 صفحہ 69 رقم الترجمہ 1767 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

3۔ معاویہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ معاویہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تلوار لٹکائے ہوئے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ نماز پڑھیئے جو بھی آپ کو تنگ کرے گا میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

(الاصابہ۔ جلد 6 صفحہ 56 رقم الترجمہ 8064 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

4۔ معاویہ بن مدیج بن جفنہ بن تجیب رضی اللہ تعالیٰ ان کو ابو عبد الرحمن السکونی بھی کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے گورنر تھے۔ ان کی وفات 52 ہجری میں ہوئی۔

(الاصابہ۔ جلد 6 صفحہ 56 رقم الترجمہ 8065 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ ابن عساکر جلد 62 صفحہ 12 رقم الترجمہ 7652 مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت۔ اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 1144 رقم الترجمہ 4982 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ باب حرف المیم، جلد 3 صفحہ 468 رقم الترجمہ 2461 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ تہذیب الکمال، جلد 7 صفحہ 150 رقم الترجمہ 6639 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

5۔ معاویہ بن جزن القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے پاس کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بحر حال میں نے اللہ سے دعا مانگی ہے کہ وہ تمہارے خلاف میری مدد کرے۔ (الاصابہ۔ جلد 6 صفحہ 57 رقم الترجمہ 8066 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

6۔ معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بھی نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو ایک آدمی کو دوران نماز چھینک آئی تو میں نے کہہ دیا۔ "یرحمك الله"۔

(الاصابہ۔ جلد 6 صفحہ 58 رقم الترجمہ 8067 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور الاستیعاب۔ باب حرف المیم، جلد 3 صفحہ 469 رقم الترجمہ 2462 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 1145 رقم الترجمہ 4983 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور۔ تہذیب الکمال، جلد 7 صفحہ 151 رقم الترجمہ 6642 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

7۔معاویہ بن جاہمہ بن عباس مرداس سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(الاصابہ۔جلد 6 صفحہ 56 رقم الترجمہ 8063 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔۔تہذیب الکمال، جلد 7 صفحہ 150 رقم الترجمہ 6638 مطبوعہ مؤسستہ الرسالہ بیروت۔تہذیب التہذیب، من اسمہ معاویہ۔جلد 8 صفحہ 237 رقم الترجمہ 7027 مطبوعہ دارالفکر بیروت۔اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 1144 رقم الترجمہ 4981 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور)

8۔معاویہ بن حمیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(الاصابہ۔جلد 6 صفحہ 58 رقم الترجمہ 8068 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔تہذیب الکمال، جلد 7 صفحہ 152 رقم الترجمہ 6644 مطبوعہ موسستہ الرسالہ بیروت۔اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 1145 رقم الترجمہ 4984 مطبوعہ المکتبہ الوحیدیہ پشاور۔تہذیب التہذیب، جلد 8 صفحہ 240 رقم الترجمہ 7033 مطبوعہ دار الفکر بیروت۔الاستیعاب، جلد 3 صفحہ 470 رقم الترجمہ 2463 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

9۔معاویہ بن ابی ربیعہ الجرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوبشر جرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنوعُقیل، بنوجرم اور بنوجعدہ کی پانی کے بارے میں لڑائی ہوگئی۔فیصلہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنوجرم کے حق میں فیصلہ فرمایا تو ان کے ایک شاعر معاویہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اشعار کہے جن کا ترجمہ حاضر ہے۔

☆ جیسا کہ تم جانتے ہو کہ جرم قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں۔جب حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تمام جماعتیں پہنچیں۔

☆ پس اگر تم حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے پر قناعت نہ کرو۔بیشک میں تو آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر قناعت کر چکا ہوں۔

(الاصابہ۔جلد 6 صفحہ 57 رقم الترجمہ 8069 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

10۔معاویہ بن عبادہ بن عُقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔یہ کعب بن عُقیل بن حال کے والد ہیں۔

(الاصابہ۔جلد 6 صفحہ 64 رقم الترجمہ 8074 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضور جانِ کلائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے اسی نام کو ادا فرمایا اور اسے تبدیل نہیں فرمایا، لہٰذا حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نام "معاویہ" کو تبدیل نہ فرمانا صحتِ اسم کی قوی دلیل ہے۔

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسمِ معاویہ:

معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن طالب القرشی الھاشمی المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تہذیب الکمال۔ جلد 7 صفحہ 157 رقم الترجمہ 6653 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔ تہذیب التہذیب، جلد 8 صفحہ 247 رقم الترجمہ 7042 مطبوعہ دارالفکر بیروت۔ ابن عساکر، جلد 62 صفحہ 167 رقم الترجمہ 7664 مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت)

روافض نے بھی اپنی کتب میں حضرت سیّدنا معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ ہم اپنے قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔

جمال الدین ابن عتبہ شیعی اور صاحب ناسخ التواریخ لکھتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیس یا چوبیس لڑکے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک کا نام معاویہ بن عبداللہ عبداللہ تھا اور وہ اپنے باپ کے وصی تھے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ امیر معاویہ بن ابوسفیان نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لاکھ درہم اور بقول بعض دس لاکھ درہم دیئے تا کہ وہ اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھے۔ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وجہ سے اپنے بیٹے کا نام معاویہ رکھا''۔

(عمدۃ الطالب فی انساب آل ابی طالب 38۔ ناسخ التواریخ، حضرت زینب کبریٰ، صفحہ 650 مطبوعہ انتشارات اسلامیہ ایران)

قارئین حضرات اندازہ فرمالیں کہ دشمنانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک آلِ ابی طالب کی کیا حیثیت ہے کہ وہ چند سکے لے کر اپنی اولاد کے نام (بقول ان کے) اپنے دشمنوں کے ناموں پر رکھ دیں۔ یہ آلِ ابی طالب سے دشمنی ہے یا محبت؟

کنیت ولقب:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی کنیت، ابوعبدالرحمٰن لقب ناصر الدین (یعنی اللہ کے دین کے مددگار) ہے اور ناصر الحق (یعنی حق کے مددگار) بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے

(تاریخ الخمیس ذکر خلافۃ معاویۃ۔ جلد 3 صفحہ 343 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ الاستیعاب معاویہ بن ابی سفیان، جلد 3 صفحہ 470 رقم الترجمہ 2464 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ولادت:

امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت بعثت مبارکہ سے پانچ سال قبل ہوئی۔

(الاصابہ۔ حرف المیم۔ معاویہ بن ابی سفیان، جلد 5 صفحہ 163 رقم الترجمہ 8068 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ڈوبتا سورج ابھرتے چاند پر لکھ گیا   تا حشر ہوتا رہے گا تذکرہ معاویہ بن سفیان کا

سلسلہ نسب:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کا شجرہ نسب عبد مناف پر حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شجرہ نسب سے جاملتا ہے۔حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ مبارک ملاحظہ فرمائیں۔

''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

(السیرۃ النبویہ ابنِ ہشام۔صفحہ 21 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) اور حضر سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شجرہ نسب اس طرح ہے معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف (ابنِ عساکر۔معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 38 رقم الترجمہ 7662 مطبوعہ داراحیا التراث العربی بیروت۔اسد الغابہ معاویہ بن صخر جلد 3 صفحہ 1145 رقم الترجمہ 4986 مطبوعہ مکتبۃ الوحیدیہ پشاور۔سیّد اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان۔جلد 4 صفحہ 257 رقم الترجمہ 247 مطبوعہ دارالحدیث القاہرہ۔تاریخ بغداد، معاویہ بن ابی سفیان۔جلد اول صفحہ 221 رقم الترجمہ 48 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔تاریخ الخلفاء معاویہ بن ابی سفیان صفحہ 155 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔الاصابہ، معاویہ بن ابی سفیان جلد 5 صفحہ 163 رقم الترجمہ 8068 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ کا شجرہ بھی عبد مناف پر حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف، اسی لئے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبی اعتبار سے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔

والدین کا قبولِ اسلام:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے روز حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔(زرقانی علی المواہب۔کتاب المغازی ذکر غزوۃ اُحد جلد ۲ صفحہ ۴۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دربارِ رسالت میں ہدیہ:

حضرت سیّدنا ابوحصین ہذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسلام لائیں تو اپنی خادمہ کے ہاتھ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بکری کے دو بھنے ہوئے بچے بطور ہدیہ بھیجے اس وقت حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطح میں جلوہ فرما تھے، خادمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے قریب پہنچی سلام عرض کیا اور خیمہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو اس وقت حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اُمّ

المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بنو عبدالمطلب کی بعض خواتین بھی حاضر تھیں۔ خادمہ نے عرض کیا کہ میری مالکہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ بھیجا ہے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معذرت کرتے ہوئے عرض کی: کہ ان دنوں ہماری بکریوں نے تھوڑے بچے جنے ہیں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دعا سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ تمہاری بکریوں میں برکت فرمائے اور ان میں اضافہ فرمائے، اس کے بعد وہ خادمہ اپنی مالکہ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس آئی اور بارگاہِ رسالت سے ملنے والی دعا کی خبر سنائی۔ حضرت ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دعائیہ کلمات سن کر بہت خوش ہوئیں۔ ان کی خادمہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہماری بکریوں کی تعداد میں ایسی کثرت اور زیادتی ہوئی جو اس سے قبل ہم نے نہ دیکھی تھی۔ حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں یہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے برکت کا نتیجہ ہے اور فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت فرمائی۔ حضرت ہند بنتِ عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ میں دھوپ میں کھڑی ہوں اور ایک سایہ میرے قریب ہے لیکن میں اس سائے کو پانے پر قادر نہیں ہوں اسی دوران حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب تشریف لائے جس کی برکت سے میں اس سایہ کو پانے میں کامیاب ہوگئی (یعنی کفر کی دھوپ سے نکل کر اسلام کے سایہ میں آپہنچیں)

(ابنِ عساکر۔ ہند بنت عتبہ، جلد 74 صفحہ 137 رقم الحدیث 15355 مطبوعہ دارِ احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا عہدِ صدیقی میں جنگِ یرموک میں اپنے شوہر حضرت سیّدنا ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئیں۔

(ابنِ عساکر۔ ہند بنت عتبہ، جلد 74 صفحہ 125 رقم الحدیث 15355 مطبوعہ دارِ احیاء التراث العربی بیروت۔ اسد الغابہ، ہند بنت عتبہ جلد 3 صفحہ 1594 رقم الترجمہ 7353 مطبوعہ مکتبۃ الوحیدیہ پشاور۔ البدایہ والنہایہ ہجری 14 کے واقعات، جلد 7 صفحہ 79 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) خلافتِ فاروقی میں جس دن تاجدارِ صداقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ گرامی حضرت سیّدنا ابوقحافہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔ عین اسی دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی وفات ہوئی۔ (اسد الغابہ، ہند بنت عتبہ جلد 3 صفحہ 1594 مطبوعہ مکتبۃ الوحیدیہ پشاور)

عِلامہ ابن کثیر علیہ رحمہ (متوفی 774ھ) لکھتے ہیں۔ آپ قریش کی سردار عورتوں میں سے تھیں۔

نہایت عقل منداور فصیح و بلیغ خاتون تھیں۔

(البدایہ والنہایہ ہجری 14 کے واقعات ،جلد 7 صفحہ 78 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

صورت و سیرت:

امام تدبر و سیاست حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حسن صورت اور حسن سیرت سے خواب نوازا تھا۔آپ ایک وجیہ اور خوبصورت انسان تھے۔رنگ گورا، چہرہ پُر وقار اور بُرد باری کا آئینہ دار تھا۔

حافظ ابن کثیر دمشقی علیہ رحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراز قامت تھے آپ کا رنگ سفید و خوبصورت اور شخصیت رعب دار تھی۔سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے جس کے سبب آپ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔(البدایہ والنہایہ،جلد 8 صفحہ 596 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلیم و بردبار اور مالدار لوگوں میں سردار تھے عادل اور سریع الفہم تھے۔(ایضاً)

علامہ ابوالحسن علی بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 630ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوبصورت گورے رنگ والے تھے۔چنانچہ تاجدارِ عدالت حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: "ھٰذا کسری العرب" معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب کے کسریٰ ہیں۔ (اسد الغابہ،جلد 3 صفحہ 1146 رقم الترجمہ 4986 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور)

علامہ حسین بن دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 966ھ) فرماتے ہیں۔حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ تھے رعب و دبدبہ والے، دوراندیش، بہادر، سخی، بردبار اور سردار تھے۔گویا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہی بادشاہی کے لئے ہوئے تھے۔

(تاریخ الخمیس۔ذکر خلافۃ معاویۃ،جلد 3 صفحہ 344 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

چاند کا ٹکڑا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے ہند بنت عتبہ کو مکہ مکرمہ میں دیکھا۔ان کا چہرہ گویا چاند کا ٹکڑا تھا اور ان کے پاس ایک بچہ کھیل رہا تھا۔ایک شخص وہاں سے گزرا تو بچے کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے کہنے لگا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اپنی قوم کا سردار بنے گا۔یہ سن کر حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر یہ سارے عرب کا سردار نہ بنے گا تو اللہ تعالیٰ اسے موت دے۔وہ بچے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 596 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔الاصابہ۔جلد 6 صفحہ 61 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حلقہ بگوشِ اسلام:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا جب حدیبیہ کے موقع پر حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش نے روکا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ایک معاہدہ کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آچکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو انہوں نے کہا: اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کرلو۔ اگر ایسی صورت اختیار کی تو تمہارا کھانا تک روک دیا جائے گا۔ میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا۔ اللہ کی قسم! جب حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے رخصت ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چھپا رکھی تھی۔ پھر جب حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کی قضا کے لئے تشریف لائے تو اس وقت بھی میں مومن تھا۔ جب میرے مسلمان ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے۔ میں نے کہا: میں خود بھی ایسی برتری نہیں چاہتا۔ پھر جب حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں نے اپنا اسلام ظاہر کیا اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا خیر مقدم کیا اور یوں میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب بن گیا۔

(طبقات الکبریٰ۔ معاویہ بن ابی سفیان، جلد 7 صفحہ 194 مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت۔ الاصابہ، جلد 6 صفحہ 161 رقم الترجمہ 8071 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

خطیب بغدادی علیہ رحمہ (متوفی 463ھ) فرماتے ہیں۔

"اسلم و ھو ابن ثمان عشرة سنة، و کان یقول، اسلمت عام القضیة، ولقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فوضعت عندہ اسلامی"

کہ انہوں نے اسلام قبول کیا جب وہ 18 سال کے تھے۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں عمرۃ القضا والے سال اسلام قبول کیا اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر اسلام پیش کیا۔

(تاریخ بغداد۔ معاویہ بن ابی سفیان، جلد 1 صفحہ 222-221 مطبوعہ دالکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابن اثیر جزری علیہ رحمہ لکھتے ہیں:

" و کان معاویه یقول انه اسلم عام القضیة و انه لقی رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم سلماً و کتم اسلامه من ابیه و اُمه"

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عام القضیہ میں ایمان لائے مگر انہوں نے اپنا اسلام اپنے والدین سے چھپائے رکھا۔

(اسد الغابہ۔جلد 3 صفحہ 1146 رقم الترجمہ 4986 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور)

محدث احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 974ھ) فرماتے ہیں:

"فھو فی عمرۃ القضیۃ المتاخرہ عن الحدیبیۃ الواقعۃ سنۃ سبع قبل فتح مکۃ بسنۃ کان مسلما"

یعنی فتح مکہ کے دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام کا اظہار کردیا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عمرہ کے وقت مسلمان تھے۔

(تطہیر الجنان۔الفصل الاول، فی اسلام معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ 6 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

حافظ ابنِ کثیر دمشقی علیہ رحمہ (متوفی 774ھ) رقم طراز ہیں:

"اسلم معاویۃ عام الفتح، وروی عنہ انہ قال اسلمت یوم القضیۃ ولکن کتمت اسلامی من ابی"

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے اور آپ ہی سے روایت ہے کہ میں مسلمان تو یومِ القضیہ کو ہوا تھا لیکن میں نے اپنے اسلام کو اپنے والد سے پوشیدہ رکھا۔(البدایہ والنہایہ۔جلد 8 صفحہ 124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

انہیں کوئی برا کہے تو اس کے منہ میں خاک و آگ — نہ سن سکیں گے ہم کبھی اہانتِ معاویہ
جو عاشقِ رسول ہیں وہ ان سے پیار کرتے ہیں — فقط منافقوں کو ہے عداوتِ معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ از روئے قرآن:

اللہ وحدہٗ لاشریک نے قرآن مجید میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حق میں درجنوں آیاتِ بینات نازل فرمائی ہیں۔میرا رب صحابہ کی اس مبارک جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران 110)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جسے تمام لوگوں کے سامنے ظاہر کیا گیا۔تم نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمہ فرماتے ہیں: "لہٰذا اللہ تعالیٰ نے باقی اُمم پر ان کی بھلائی کو ثابت فرمایا ہے اور کوئی چیز اس ذات و باری تعالیٰ کی شہادت کے برابر نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حقیقت اور ان کی اچھائیوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے بلکہ ان کاموں کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہوسکتا تو جب اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا فرمادی ہے کہ وہ بہترین امت ہے تو سب پر واجب ہے کہ وہ اسی ایمان وعقائد پر ثابت قدم رہے اور اگر کوئی شخص یہ اعتقاد وایمان نہیں رکھتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کو جھٹلاتا ہے۔ بغیر شک وشبہ وہ آدمی جو اس کی حقیقت میں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے شک کرتا ہے وہ امتِ مسلمہ کے اجماع سے کافر ہے۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ 296 مطبوعہ لاہور)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرہ۔143)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں سب سے افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور یہ رسول تمہارے گواہ اور نگہبان بنیں۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ نقل کرتے ہیں:

حقیقی طور پر اس سے اول آیت اور اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زبان سے بالمشافہ خطاب فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تفکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عادل اور نیک بنایا ہے تاکہ یہ امت قیامت کے دن باقی تمام امتوں پر گواہ قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ غیر عادل اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد مرتدین کے متعلق کیسے اس طرح شہادت دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان رافضیوں کو ذلیل وخوار کرے اور ان پر لعنت فرمائے اور ان کو اکیلا ہی چھوڑ دے۔ یہ کتنے جھوٹے، جاہل اور افتراؤں کو گھڑنے والے اور بہتان باندھ کر شہادت دینے والے ہیں کہ علاوہ تین اشخاص کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔

(الصواعق المحرقہ۔ صفحہ 296 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

الصحابی کالنجوم یہ ایمان ہے میرا ۔۔۔ میرے لیے معاویہ عزت مآب آپ
عزت ہر اک صحابہ کی کرتے رہے اگر ۔۔۔ ہرگز نہ ہوں گے حشر میں پُر اضطراب
حضرت معاویہ کی مشاہد جو مدح کی ۔۔۔ دونوں جہاں میں ہوں گے کامیاب آپ

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (تحریم 8)

ترجمہ: جس دن اللہ اپنے نبی اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بے وقار نہیں فرمائے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑتا ہوگا۔

اس آیت کے تحت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والوں کو ذلت ورسوائی سے محفوظ فرمایا ہے اور اس دن صرف وہی لوگ رسوائی سے محفوظ رہیں گے جن کی وفات کے وقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے رضامند تھے۔ بے شک ان کا رسوائی سے محفوظ ہو جانا اس بات پر صراحتاً دال ہے کہ ان کی موت کمال ایمان اور حقائق احسان پر ہوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ان سے رضامند تھے۔ (ایضاً)

مطلب یہ ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ساتھ ایمان لانے والی جماعت (صحابہ کرام علیہم الرضوان) رب تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کی بدولت قیامت کے دن عذاب کی رسوائی سے محفوظ رہیں گے جبکہ کفار اور منافقین کو اللہ وحدہٗ لاشریک طرح طرح کے عذاب سے رسوا کرے گا۔

لہٰذا یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی بہت بڑی فضیلت اور عزت افزائی ہے اور متذکرہ بالا تینوں آیات میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان شامل ہیں۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (الحدید 10)

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں سے وہ لوگ برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ اور جہاد کیا اور اللہ ان سب سے جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ تمہارے ہر عمل کو خوب جانتا ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے مطالب ومفاہیم کو بیان کرتے ہوئے مفسرین نے جو خامہ فرسائی کی ان میں سے چند ایک یہاں ذکر کی جاتی ہیں کہ فتح مکہ سے قبل یا اس کے بعد ایمان لانے والے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں اگرچہ ان کے مراتب جُدا جُدا ہیں۔

امام محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 671ھ) فرماتے ہیں:

یعنی وہ لوگ جو متقدمین اور بہت سبقت کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو متاخرین اور ان سے لاحق ہونے والے ہیں ان دونوں فریقوں کے تمام افراد سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے باوجودیکہ یہ لوگ باہم درجات میں متفاوت ہیں۔(تفسیر القرطبی۔جلد 17 صفحہ 157 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

مرجع اہل العراق مفتیِ بغداد سیّد محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دونوں جماعتوں (یعنی فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والی اور فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والی) کے ہر آدمی کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔(روح المعانی جلد 27 صفحہ 244 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان قطعی طور پر جنتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان چاہے فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے ہوں یا فتح مکہ کے بعد بیشک سب جنتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔اس لیے کہ پہلی آیت مذکورہ میں لفظ منکم کا مصداق اور مخاطب یہی حضرات ہیں اور ان تمام حضرات کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔پھر جن لوگوں کے حق میں حُسنیٰ سابقاً ثابت ہوچکی ہے وہ دوزخ سے دور رکھے جائیں گے۔لہٰذا یہ مخاطبین تمام کے تمام حسب وعدہ الٰہی جنت کے مستحق ہیں اور دوزخ سے دور کردیئے گئے ہیں اور اللہ کریم کا وعدہ سچا ہے وہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔(الصواعق المحرقہ صفحہ 300 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

فیصلہ خداوندی ہے:

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ" (الفتح 18)

ترجمہ: بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کررہے تھے۔

علامہ ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صراحتاً ان کے ساتھ راضی ہونے کا اظہار فرمایا ہے اور یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان 1400 تھے اور جن سے اللہ راضی ہو جائے ان کی موت کفر پر ہرگز نہیں ہوسکتی اس لیے جو بندہ اسلام سے وفا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو اس وقت حاصل کرسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو اس بات کا پتہ ہوتا ہے کہ اس نے اسلام کی حالت میں فوت ہونا ہے اور جس کے متعلق اس کو پتہ ہو کہ اس نے کفر کی حالت میں فوت ہونا ہے اس کے متعلق یہ ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں اس سے راضی ہوں۔قرآن مجید پر ایمان لانے سے یہ بات مستلزم ہے کہ جو بھی اس میں بیان ہوا ہے اس پر ایمان لایا جائے اور آپ کو یہ پتہ لگ گیا ہے کہ قرآن مجید میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو خیر الامم، عادل اور پارسا فرمایا گیا ہے اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسوا

نہیں کرے گا اور وہ ان سے راضی ہے۔ اب جو بندہ ان کے بارے میں ان باتوں کی تصدیق نہ کرے وہ قرآن مجید کے بیان کو جھٹلانے والا ہے اور جو قرآن مجید کے بیان کی اس طرح تکذیب کرے جس کی کوئی تاویل ہی نہ ہو سکے وہ کافر و ملحد اور دین سے خارج ہے۔

(الصواعق المحرقہ۔ صفحہ 297 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

تھے دین الٰہی کے مددگار صحابہ
سرکارِ دو عالم کے وفادار صحابہ
رحمٰن کے قرآن میں ہے جن کا قصیدہ
ہاں ایسے ہیں وہ صاحبِ کردار صحابہ
اوقات ہے کیا تیری کہ تو ان پہ کچھ کہے
کم بخت ہے تو، جنت کا مینار صحابہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ازروئے:

گزشتہ صفحات میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مکارم کے سلسلہ میں قرآن مجید کی آیات ذکر کی گئیں۔ اب ہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور قدر و منزلت احادیث اور روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ آپ کی شان میں کئی احادیث کا ورود ہوا ہے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو کیونکہ وہ تمہارے میں بہترین ہیں۔

(مشکوۃ بابِ مناقب الصحابہ۔ الفصل الثانی، جلد 3 صفحہ 307 رقم الحدیث 5997 مطبوعہ المکتبۃ لتوفیقیہ مصر۔ ابن عساکر، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، جلد 31 صفحہ 232 رقم الترجمہ 3464 مطبوعہ دارالاحیائی التراث العربی بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن صحابہ نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم و عمل حاصل کیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت پائی وہ تو انسان کیا فرشتوں سے بڑھ گئے، مگر جن کی صرف ایک نظرِ جمالِ جہاں آرا پر پڑ گئی انہیں ایمان شہودی حاصل ہوگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر ایک نظر وہ کام کرتی ہے جو عمر بھر کے چلے خلوتیں عبادتیں نہیں کر سکتے کوئی اس جیسا کوئی نہیں۔

(مرأۃ جلد 8 صفحہ 340 مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

خال المؤمنین کاتب وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین یقیناً ہمارے ایمان و عقیدہ کی تازگی اور دل و دماغ کو معطر کرنے کا سبب بنیں گے چنانچہ۔

حدیث 1: حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللهم اجعله هاديا مهديا واهد"

یعنی اے اللہ! انہیں (حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ہادی (ہدایت دینے والا) مہدی (ہدایت یافتہ) بنادے اوران کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(ترمذی۔ کتاب المناقب، باب مناقب معاویہ بن ابوسفیان، صفحہ 1002 رقم الحدیث 3851 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ابن عساکر، معاویہ بن صخر، جلد 62 صفحہ 56 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ البدایہ والنہایہ، جلد 8 صفحہ 128 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 261 مطبوعہ دارالحدیث القاہرہ۔ تاریخ بغداد، معاویہ بن ابی سفیان جلد اول صفحہ 222 رقم الترجمہ 48 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ تاریخ الخلفاء، معاویہ بن ابی سفیان صفحہ 155 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ اسد الغابہ، معاویہ بن صخر جلد 3 صفحہ 1146 رقم الحدیث 3842 مطبوعہ مکتبہ الوحیدیہ پشاور۔ معجم الاوسط، جلد 1 صفحہ 398 رقم الحدیث 656 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور۔ مسند احمد، حدیث عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ الازدی، جلد 7 صفحہ 389 رقم الحدیث 18055 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔ تطہیر الجنان، الفصل الثانی، فی فضائلہ، صفحہ 13 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور۔ ازالۃ الخلفا جلد 1 صفحہ 572 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں۔ صادق ومصدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا میں غور کیجئے۔ کیونکہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت کے حق میں خاص طور کی جانے والی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں اتنی ہی مقبول ہیں کہ رد کے جانے کا امکان تک نہیں۔ یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اس طرح قبول فرمائی کہ آپ کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے ہادی بنایا۔ اور یہ دونوں صفات جس میں جمع ہو جائیں تو کس طرح اس شخصیت کے بارے میں بدگو اور بغض وعناد رکھنے والوں کے اقوال کی جانب دھیان دیا جاسکتا ہے؟

(تطہیر الجنان۔ الفصل الثانی فی فضائلہ صفحہ 13 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

اور اسی حدیث پاک کی شرح میں امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1176ھ) فرماتے ہیں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایت یافتہ اور ذریعہ ہدایت فرمایا کیونکہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ یہ مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے۔

(ازالۃ الخفاء، مقصد اول، فصل پنجم بیان فتن جلد اول صفحہ 572 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

حدیث 2: حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی:

"اللھم علم معاویۃ الکتٰب والحساب وقہ العذاب"

اے اللہ عزوجل! معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب کا علم اور حکمت سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویۃ بن ابی سفیان جل 9 صفحہ 440 رقم الحدیث 15917 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، کشف الاستار مناقب معاویہ جلد سوم صفحہ 267 رقم الحدیث 2723 مطبوعہ دارالرسالۃ دمشق۔ تطہیرالجنان مع الصواعق المحرقہ الفصل الثانی صفحہ 395 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ لاہور۔ سیراعلام النبلاء معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 260 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ۔ ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 60 رقم الحدیث 13458 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔ تاریخ الخلفاء معاویہ بن ابی سفیان صفحہ 155 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ معجم الکبیرابورھم السمعی عن العرباض جلد 7 صفحہ 325 رقم الحدیث 15031 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث 3: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جلوہ فرما تھے کسی نے دروازے پر دستک دی۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو کون ہے؟ عرض کی: معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بلا لو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے کان پر قلم رکھا ہوا تھا جس سے آپ کتابت فرماتے تھے۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ تمہارے کان پر قلم کیسا ہے؟ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس قلم کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول کے لئے تیار رکھتا ہوں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کی طرف سے تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے میری خواہش ہے کہ تم صرف وحی کی کتابت کیا کرو اور میں ہر چھوٹا بڑا کام اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہی کرتا ہوں۔ تم کیا محسوس کروگے جب اللہ تعالیٰ تمہیں پوشاک پہنائے گا؟ یعنی خلافت عطا فرمائے گا یہ بات سن کر حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیٹھ کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ عزوجل میرے بھائی کو خلافت عطا فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں آزمائش ہے آزمائش ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے لیے دعا فرما دیجئے۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

"اللّٰھم اھدہ بالھدی وجنبہ الردی واغفرلہ فی الاخرۃ والا ولی"

یعنی اے اللہ عزوجل معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرما انہیں ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں ان کی مغفرت فرما۔

(معجم الاوسط باب الالف احمد بن ابراہیم جلد اول صفحہ 897 رقم الحدیث 1838 مطبوعہ پرگریسو بکس لاہور۔ مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویہ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 439 رقم الحدیث 15915 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث 4: ایک روز حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اپنے بھائی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بالوں میں کنگھی کرتے دیکھا تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتی ہو؟ عرض کیا یہ میرے بھائی ہیں ان سے محبت کیوں نہ ہوگی۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ و رسول بھی معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں۔ (ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 62 رقم الحدیث 13470 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حدیث 5: حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چار پائی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ کون ہے؟ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یہ میرے بھائی معاویہ ہیں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان سے محبت کرتی ہو؟ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یقیناً میں ان سے محبت کرتی ہوں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرو بے شک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتا ہے۔ جبرائیل و میکائیل علیہ السلام بھی معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں اے اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل علیہ السلام سے بھی بڑھ کر معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت فرماتا ہے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 62 رقم الحدیث 13471 مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت)

حدیث 6: حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ ایک دن حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی تمہارے درمیان ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیاں ملا کر فرمایا: تم جنت کے دروازے پر میرے

ساتھ اس طرح ہو گئے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 رقم الحدیث 13496 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، مسند الفردوس باب الیاء جلد 5 صفحہ 393 رقم الحدیث 8530 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ السنۃ للخلال ذکر ابی عبدالرحمٰن معاویہ بن ابی سفیان جلد اول 357 مطبوعہ الحدیثیہ لطباعۃ والنشر قاہرہ صفحہ 667 رقم الحدیث 1925 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

حدیث 7: حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ما قیل فی قتال الروم صفحہ 754 رقم الحدیث 2924 مطبوعہ دارالمعرفتہ بیروت)

حضرت سیّدنا مہلب رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 434ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کیونکہ انہوں نے سمندری راستے سے سب سے پہلا جہاد کیا تھا۔

حدیث 8: حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ مبشرہ کے فضائل بیان فرمائے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی یوں ذکر فرمایا: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میرے راز داروں میں سے ہیں جس نے ان تمام سے محبت کی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا ہلاک ہو گیا۔

(ریاض النضرہ الباب الثانی الفصل الرابع فی وصف کل واحد من العشرہ بصفۃ حمیدہ جلد اول صفحہ 31 رقم الحدیث 56 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلی کیشنز کمپنی لاہور)

حدیث 9: حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے متعلق مشورہ کرنے کے لئے طلب فرمایا لیکن دونوں نے عرض کیا: اللہ ورسولہ اعلم یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاؤ اور معاملہ ان کے سامنے رکھو کیونکہ وہ قوی اور امین ہیں۔

(مسند بزار مسند عبداللہ بن بسر جلد 8 صفحہ 433 رقم الحدیث 3507 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 60 رقم الحدیث 13460 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔ کشف الاستار مناقب معاویہ جلد سوم صفحہ 267 رقم الحدیث 2721 مطبوعہ الرسالۃ العالمیہ دمشق۔ مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ما جاء فی معاویۃ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 440 رقم الحدیث 15916 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ سیر اعلام النبلاء معاویۃ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 262 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 601 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی۔ تطہیر الجنان مع الصواعق المحرقۃ الفصل الثانی صفحہ 395 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی

لاہور۔شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ جلد2 صفحہ 375 مطبوعہ دارالحدیث القاہرہ مصر)

حدیث10: حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل بروزِ قیامت (آپ کے بھائی) معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس طرح اٹھائے گا کہ ان پر نور کی چادر ہوگی۔

(ابن عساکر معاویۃ بن صخر جلد62 صفحہ 65 رقم الحدیث 13479 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حدیث11: حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ رضی اللہ عنہ! جو تیری فضیلت میں شک کرے وہ قیامت کے روز یوں اٹھایا جائے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔

(ابن عساکر معاویۃ بن صخر جلد62 صفحہ 63 رقم الحدیث 13473 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حدیث12: حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے دوسرے دن پھر ارشاد فرمایا ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے دوسرے دن پھر یہی ارشاد فرمایا تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہی حاضر ہوئے۔

(شرح اصول اعتقاد اہلسنۃ والجماعۃ جلد اول صفحہ 386 رقم الحدیث 2779 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ۔مسند الفردوس باب الیاء جلد5 صفحہ 482 رقم الحدیث 8830 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث13: حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملک شام کا ذکر کیا گیا اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ملک شام کیسے فتح کر سکتے ہیں وہ تو روم میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل تمہیں اس (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کے ذریعے کافی ہوگا۔یعنی اللہ تعالیٰ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے شام پر فتح عطا فرمائے گا۔ (ابن عساکر معاویۃ بن صخر جلد62 صفحہ 64 رقم الحدیث 13478 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔سیر اعلام النبلاء معاویۃ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 263 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ)

کاتبِ وحی:

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہیے اور ان سے حسن سلوک فرمائیے کیونکہ وہ کتاب اللہ کے اور وحی الٰہی پر اللہ عزوجل کے امین ہیں اور وہ بہت

اچھے امین ہیں۔

(معجم الاوسط من اسمہ علی جلد سوصفحہ 177 رقم الحدیث 3902 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور۔ مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویۃ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 441 رقم الحدیث 15922 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 598 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لکھ رہا تھا حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوات میں صوف ڈالو اور قلم کو ٹیڑھا کاٹو اور بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو اور اس کے دندانے جدا جدا رکھو اور میم کے دائرے کو بند کرو، اور لفظ اللہ خوبصورت لکھو، لفظ رحمٰن بھی واضح اور خوبصورت کر کے لکھو اور لفظ رحیم بھی عمدہ اور اچھا لکھو۔

(مسند الفردوس باب الیاء جلد 5 صفحہ 394 رقم الحدیث 8533 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ الشفا الباب الرابع فصل من معجزاۃ الباہر جلد اول صفحہ 240 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ۔ درمنثور جلد اول صفحہ 45 مطبوعہ ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور)

متذکرہ دو حدیثوں سے نہ صرف یہ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے ثابت ہوا کہ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ کو خطاطی کا فن بھی بارگاہِ نبوت سے سیکھنے کو ملا اب ہم محدثین کرام کی چند تصریحات پیش کرتے ہیں جن سے مزید اس مسئلہ پر روشنی پڑے گی۔

☆ امام ابن عساکر رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں خال المؤمنین و کاتب وحی رب العالمین۔ (ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 38 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) نے بھی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی لکھا ہے۔

(درمنثور جلد اول صفحہ 45 مطبوعہ ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور۔ تاریخ بغداد معاویۃ بن ابی سفیان جلد اول صفحہ 224 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ خطیب بغدادی علیہ رحمتہ الہادی (متوفی 463ھ) نے بھی آپ کو کاتب وحی لکھا ہے۔

(تاریخ بغداد معاویہ بن ابی سفیان جلد اول صفحہ 224 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ علامہ محمد طاہر بن علی الھندی پٹنی علیہ رحمۃ (متوفی 976ھ) رقم طراز ہیں:

واصح ماروی فیه ح مسلم انه کاتبه ۔ ثم ح ۔ اللهم اعلمه الکتاب ۔ ثم ح ۔ اللهم اجعله هادیاً مهدیا

سب سے صحیح روایت جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں مروی ہے مسلم کی

حدیث کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔ پھر حدیث، اے اللہ اسے کتاب کا علم سکھا۔ پھر حدیث، اے اللہ اسے ہادی و مہدی بنا ہے۔

(تذکرۃ الموضوعات۔ماوردفی مناقب الصحابہ۔صفحہ 100 مطبوعہ مجیدیہ کتب خانہ ملتان)

☆امام ابوبکر بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ۔حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرے

"وکان یکتب الوحی، اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی لکھتے تھے۔

(دلائل النبوۃ۔باب ماجاء فی دعاۂ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی من اکل بشمالہ، جلد 6 صفحہ 208 مطبوعہ دارالحدیث القاہرہ)

☆امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ابوعوانہ ابی حمزہ سے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا:

"ادع لی معاویۃ وکان یکتب الوحی"

جاؤ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ تا کہ وہ وحی لکھیں۔

(تاریخ الاسلام معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 159 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ مصر۔سیر اعلام النبلاء، معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 259 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ۔ البدایہ و النہایہ جلد 8 صفحہ 127 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام ذہبی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

قد صح عن ابن عباس ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو روایت ہے صحیح ہے۔

شارح بخاری امام عسقلانی علیہ رحمہ رقم طراز ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کاتب وحی بھی تھے۔

(الاصابہ۔معاویہ بن ابی سفیان جلد 6 صفحہ 60 رقم الترجمہ 8071 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

☆تبع تابعی شیخ الاسلام حضرت معافیٰ بن عمران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "معاویہ، صاحبہ، وصرہ، وکاتبہ، امینہ علی وحی اللہ "حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، آپ کے سالے، آپ کے کاتب اور اللہ کی وحی کے سلسلے میں آپ کے امین تھے۔

(تاریخ بغداد۔ معاویہ بن ابی سفیان جلد اول صفحہ 224 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 146 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔الاباطیل والمناسیر صفحہ 171 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

حافظ ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

معاویہ رحمہ اللہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی وحی اللہ عزوجل وھو القران بامر اللہ عزوجل

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب ہیں۔ وحی سے مراد قرآن مجید ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت کاتب بنے تھے۔ (الشریعۃ، کتاب فضائل معاویہ بن ابی سفیان جلد 3 صفحہ 558 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

☆ شمس الائمہ امام ابوبکر بن محمد سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 483ھ) فرماتے ہیں:

''وکان کاتب الوحی''۔ (المبسوط کتاب الاکراہ۔ جلد 24 صفحہ 56 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆ شیخ امام ابی عبداللہ حسین بن ابراہیم جوزکانی علیہ رحمہ فرماتے ہیں۔

و معاویة فتجعله کاتبا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا کاتب بنالیں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نَعَمْ'' ٹھیک ہے۔

(الاباطیل والمناکیر صفحہ 168 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

☆ ابونعیم علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے آپ کا خط بہت خوبصورت تھا آپ فصیح، بردبار اور باوقار شخصیت تھے مدائنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت وحی لکھا کرتے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرب کی طرف سے خطوط بھی لکھتے تھے اور وحی بھی لکھتے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی لکھنے والے امین تھے آپ کا یہ بلند مرتبہ تمہیں کافی ہے۔

(تطہیر الجنان صفحہ 10 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

یقین کیجئے کہ جو امین ہوا سے اپنا منشی و کاتب رکھا جاتا ہے خائن کو کبھی منشی و کاتب نہیں بنایا جاتا پھر خاص کر وحی کا کاتب تو یقیناً امانت دار ہی ہوتا ہے کسی کو یقین نہ آئے تو بے یقینوں کو یقین دلانا تو ہمارے بس کی بات نہیں۔ علامہ مدائنی رحمۃ اللہ علیہ نے تو مسئلہ اس پر ختم کر دیا آپ کا یہ بلند مرتبہ ہمارے لئے کافی ہے کسی کو آپ کا بلند مرتبہ سمجھ نہ آئے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

☆ علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی علیہ رحمہ فرماتے ہیں:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سُسرالی رشتہ دار یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان کے بھائی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے ایک کاتب تھے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ایک کاتب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کے امین تھے اس لیے حضور جانِ کائنات صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو امین سمجھ کر ہی آپ سے وحی کی کتابت کرائی اگر آپ امین نہ ہوتے تو آپ سے وحی کی کتابت نہ کرائی جاتی۔ (نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 430 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆ حافظ ابراہیم بن موسیٰ مالکی شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کُتّاب وحی میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

(الاعتصام صفحہ 241 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ بیروت)

☆ حافظ نورالدین علی بن ابی بکر بن سلیمان الھیثمی نے بھی حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبانِ وحی میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر فرمایا ہے۔

(مجمع الزوائد۔ کتاب الوحی، باب کُتّاب الوحی جلد اول صفحہ 205 رقم الحدیث 686 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

☆ حافظ ابن کثیر دمشقی علیہ رحمہ لکھتے ہیں:

"ثم کان ممن یکتب الوحی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

پھر سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں سے ہیں جو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے وحی لکھتے تھے۔

(جامع المسانید والسنن معاویہ بن ابی سفیان جلد 8 صفحہ 31 رقم الحدیث 1769 مطبوعہ دارِ خضر للطباعۃ والنشر بیروت)

☆ امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"معاویۃ بن ابی سفیان الخلیفۃ ۔ صحابی اسلم قبل الفتح و کتب الوحی"

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہیں، صحابی ہیں۔ آپ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے اور وحی کی کتابت فرمائی۔

(تقریب التہذیب حرف المیم، معاویہ بن ابی سفیان جلد 2 صفحہ 592 رقم الترجمہ 7036 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

☆ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی کاتب الوحی"

حضرت سیّدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں۔

(عمدۃ القاری، کتاب العلم، تحت الحدیث 71 جلد 2 صفحہ 73 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وھو مشھور بکتابۃ الوحی" حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور کاتب وحی ہیں۔

(المواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی۔ الفصل السادس جلد 4 صفحہ 553 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

☆ علامہ عبدالباقی زرقانی علیہ رحمہ نے بھی لکھا ہے ''وھو مشھور بکتابۃ الوحی''

(شرح الزرقانی۔ جلد 4 صفحہ 553 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری تصنیف میں لکھتے ہیں:

''معاویۃ بن ابی سفیان صخر بن حرب کاتب الوحی لرسول اللہ صلی علیہ و سلم ذالمناقب الجمہ''

(ارشادالساری۔ کتاب العلم تحت الحدیث 71 جلد اول صفحہ 251 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت سیّدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم بنفسِ نفیس فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں۔ (طبقاب حنابلہ۔ عمر بن ابراہیم، جلد 2 صفحہ 140 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ بھی سورہ بقرہ کی آیت 90 کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی ہیں۔ (روح البیان جلد نمبر 5 صفحہ نمبر 229 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہم نے تقریباً دو درجن سے زائد بزرگوں کی تصریحات پر اکتفا کیا ہے ورنہ بہت سے اکابرین امت نے آپ کو کاتبِ وحی لکھا ہے حتی کے مخالفین بھی آپ کی اس صفت کو تسلیم کرتے ہیں۔

چنانچہ علامہ طبرسی نے لکھا ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو خط لکھا کہ میں بہت سے فضائل کا مالک ہوں میرے والد زمانہ جاہلیت میں سردارِ تھے اور میں اسلام میں سردار ہوں اور میں زوجہ رسول کا بھائی اور خال المؤمنین و کاتب وحی ہوں۔

(احتجاج طبرسی جلد اول صفحہ 429 رقم 92 مطبوعہ دارالاسوۃ للطباعۃ والنشر ایران)

نعمت اللہ الجزائری رافضی لکھتے ہیں اس طرح امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے چھ ماہ پہلے اس مصلحت کی بنا پر کاتب وحی مقرر فرمایا اور حضرت عثمان غنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اوران کی مثل کاتب وحی مقرر فرمائے جو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر قرآن مجید لکھتے تھے جو ظاہر و باہر نازل ہوتا تھا۔

(الانوار النعمانیہ۔ نور فی الصلواۃ، جلد 2 صفحہ 361 مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت)

یہاں رافضی مُلا کو دو باتوں کا اعتراف ہے۔

☆ یہ کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کاتب وحی مقرر فرمایا۔

☆ یہ کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیانت وامانت میں کوئی شبہ نہیں وہ وہی قرآن مجید لکھتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا تھا۔

مخالفین کے علامہ الجلیل الماکانی لکھتے ہیں یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے کنیت ابو عبد الرحمٰن قرشی اموی کاتب رسول ہیں جن سے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کر لی اور خلافت ان کے حوالے کی تو یہ والی خلافت بنے۔ یہ صلح ربیع الآخر یا جمادی الاوّل میں 41ھ میں ہوئی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 22 رجب 60ھ میں بعمر 78 برس ہوئی۔ (تنقیح المقال فی علم الرجال باب المیم جلد 3 صفحہ 22 مطبوعہ دار المجتبیٰ ایران)

چوتھا رافضی احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب المعروف بالیعقوبی لکھتا ہے:

"یکتبون الوحی والکتب والعھود معاویۃ بن ابی سفیان"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہود وخطوط لکھنے والے کاتب حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ (تاریخ یعقوبی کتاب النبی جلد 2 صفحہ 80 مطبوعہ دار صادر بیروت)

روافض کے مجتہد شیخ الصدوق نے اپنی کتاب میں ایک پورا باب باندھا ہے "استعانت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعاویہ فی کتابۃ الوحی۔ یعنی حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب وحی میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدد حاصل کرنا۔

(معانی الاخبار صفحہ 300 مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت)

چھٹا رافضی عز الدین ابی حامد عبد المجید بن صبۃ اللہ المدائنی الشہیر یا بن ابی الحدید المعتزلی لکھتا ہے:

"معاویہ۔ وکان احد کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔

(ابن حدید شرح نہج البلاغہ نسب معاویۃ ابی سفیان وذکر بعض اخبارہ جلد اول صفحہ 414 مطبوعہ انوار الہدیٰ ایران)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایمان کی اساس ہے جس کے بغیر ایمان کی چاشنی اور معرفت الٰہی ناممکن ہے ہر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سچا عاشق رسول ہے۔ آیئے یہاں امیر اسلام حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق رسول کی ایک جھلک دیکھتے ہیں، کاتب وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد درجہ عشق رسول کی ایک مثال وہ ہے جسے حضرت قاضی عیاض مالکی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 544ھ) نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سیّدنا کابس

بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور مرعاب نامی علاقے کی زمین ان کو عطا فرمائی۔ یہ عزت افزائی صرف اس لیے تھی کہ حضرت سیّدنا کابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔

(الشفا۔الباب الثالث فی تعظیم امرہ الفصل الخامس جلد 2 صفحہ 295 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں ارشاد فرمایا۔ میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کراتا تھا۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تمہیں قمیض نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان کیوں نہیں۔ تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جسم اطہر سے قمیض اتاری اور مجھے پہنا دی۔ میں نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ناخن تراشے تو میں نے وہ بھی لیے اور ایک شیشی میں رکھ لیے تو جب میرا انتقال ہو جائے تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس قمیض کو میرے بدن کے ساتھ ملا دینا اور ان ناخنوں کو باریک کر کے میری آنکھوں میں ڈال دینا ممکن ہے اللہ تعالیٰ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان تبرکات کے سبب مجھ پر رحم فرما دے۔

(ابن عساکر معاویہ بن ابی سفیان جلد 62 صفحہ 156 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ الکامل فی التاریخ ذکر وفاۃ معاویہ بن ابی سفیان جلد 3 صفحہ 345 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ مصر)

دوسری راویت میں ہے کہ میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صفا پہاڑی پر تھا (عمرہ کی ادائیگی کے بعد) میں نے استرا منگوایا اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے مختلف جگہوں سے بال تراش کر لے لیے۔ جب میرا انتقال ہو جائے۔ تو ان بالوں کو میرے منہ اور ناک میں بھر دینا۔

(بخاری کتاب الحج باب الحلق صفحہ 466 رقم الحدیث 1730 مطبوعہ دار المعرفہ بیروت۔ ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 156 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کاتبِ قرآن امیر معاویہ — ہیں رفیع الشان امیر معاویہ
جس نے بھی کلمہ پڑھا اسلام کا — اس کے ماموں امیر معاویہ
آپ کی فوز و فلاح پہ ہے گواہ — اللہ کا قرآن امیر معاویہ
وعدہ، حُسنیٰ تیرا انعام ہے — رب کا ہے فرمان امیر معاویہ
جانتے ہیں کل صحابہ آپ کو — مجتہد ذیشان امیر معاویہ

تم کو میر کاراوں خود کر گئے	عرش کے مہمان امیر معاویہ
تم پہ راضی خدائے پاک بھی	فیضی کا ایمان امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہلِ بیت اکرام:

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔ اچانک حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے معاویہ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں اللہ کے لئے ان سے محبت کرتا ہوں۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہوگی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا؟ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اس کے بعد) اللہ کی معافی، اس کی رضا مندی اور جنت میں داخلہ ہوگا۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

"وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ" (البقرہ 253)

ترجمہ: اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 97 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، دُرِ منثور البقرہ تحت الآیہ 253 جلد اول صفحہ 831 مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

کندہ ہے دل پہ نام امیر معاویہ	میں بھی ایک غلام امیر معاویہ
کاتب وحی کے، زوجۂ آقا کے بھائی بھی	دیکھے کوئی مقام امیر معاویہ
سرکار کے عظیم صحابہ میں شمار	یوں بھی ہے احتشام امیر معاویہ
اِک ایک لفظ فہم و تدبر کا آئینہ	حکمت پُر کلام امیر معاویہ
تعمیل حکم ذ اثر سالت مآب کو	تھا خوب اہتمام امیر معاویہ
پڑھ کر بغور ان کی وصیت کو دیکھے	عشق نبی، پیام امیر معاویہ
ہاں کسب اپنے اپنے مقدر کی بات ہے	جاری ہے فیض عام امیر معاویہ

دیں کی سلامتی و تحفظ کے واسطے لازم ہے احترام امیر معاویہ
حاصل تھی اہلِ بیت کی تائید بھی انہیں سب معتبر تھے کام امیر معاویہ
عارف شہہ امم کی محبت میں سربسر گزرے ہیں صبح شام امیر معاویہ

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدگوئی کرنے والے، اور سنی حنفی کہلانے والے غور کریں فقہ کے بہت بڑے امام شمس الائمہ محمد بن احمد سرخسی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

محمد بن فضل پہلے پہل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیب جوئی کرتے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میری زبان سے بال نکل کر پاؤں تک آگیا ہے جسے میں روندرہا ہوں جس کی وجہ سے میں تکلیف میں مبتلا ہوں اور خون جاری ہے جب معبر سے تعبیر پوچھی تو اس نے کہا: آپ بزرگ صحابہ میں سے کسی کی عیب جوئی کرتے ہیں اس سے باز آجائیں یہ اسی کا وبال ہے۔

(المبسوط کتاب الاکراہ جلد 24 صفحہ 57 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

قادری کہلانے والے حضرات شہنشاہِ بغداد کا یہ فرمان دل کی آنکھوں سے بار بار پڑھیں۔ محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہگور میں بیٹھ جاؤں اور ان کے گھوڑے کی سُم کی گرد مجھ پر پڑے تو اسے میں اپنی نجات کا باعث شمار کرتا ہوں۔

پس تعجب ہے کہ اس اعلیٰ درجے کے بزرگان دین سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اس قسم کا اظہار عقیدت فرمائیں اور دوسرے کس وناکس زبان درازی کریں۔ شاعر نے سچ کہا ہے کہ جب! اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ پھاڑ دیتا ہے تو وہ نیک لوگوں کے خلاف زبان درازی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

(امداد الفتاوٰی جلد 5 صفحہ 396 مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صفین کے دن ایک آدمی (حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے) بہت غلط باتیں کررہا تھا تو حضرت سیّدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اسے فرمایا۔ ان کو بھلائی کے سوا کچھ نہ کہو۔ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان پر بغاوت کی اور ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے ہم پر بغاوت کی تو ہم نے ان کو قتل کیا۔

(تعظیم قدر الصلوٰۃ صفحہ 363-362 رقم 593 مطبوعہ دارالہدیٰ النبوی للنشر والتواریخ مصر)

جب بذات خود حضرت سیّدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اعلانیہ فرمادیا کہ ان کے مخالف گروہ کی شان میں کلمہ خیر کے سوا کوئی بات نہ کہو اور یہ بھی کہا کہ وہ ہمیں باغی سمجھتے ہیں اور ہم انہیں۔ اس بنا پر اختلاف ہوا اس اعلان کے باوجود شیعہ ونیم روافض کا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گروہ پر

لعن طعن کرنا درحقیقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے خود کو بڑا مجتہد ثابت کرنا ہے۔

اوصافِ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سُنتا:

حضرت سیّدنا ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا۔ میرے سامنے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان بیان کرو۔ انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے معاف نہیں رکھتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اوصاف بیان نہیں کرو گے۔ حضرت سیّدنا ضرار بن ضمرہ کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چلیں اگر آپ مجھ پر لازم قرار دیتے ہیں تو پھر سُنیئے، اللہ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم خواہشات سے دور رہنے والے، اور بہت طاقتور فیصلہ کن گفتگو فرماتے۔ لوگوں کے فیصلوں میں ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیتے۔ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم سے علم و حکمت کے چشمے جاری ہوتے دنیا اور اس کی آسائشوں سے وحشت محسوس کرتے اللہ کی قسم! امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ہمیشہ فکرِ آخرت میں ڈوبے رہتے۔ اپنا محاسبہ کرتے، پہننے اور کھانے کے لیے جو بھی میسر ہوا اسی پر راضی رہتے ہوئے قناعت فرماتے۔ اللہ کی قسم! جب ہم میں سے کوئی ان کی خدمت میں جاتا تو اس پر شفقت فرماتے اپنے پاس بٹھاتے ہر سوال کا جواب عنایت فرماتے اتنی شفقت، محبت، الفت و قربت کے باوجود بھی ہم آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کے رعب و جلال کی وجہ سے بات نہ کر پاتے۔ جب مسکراتے تو دانت پروئے ہوئے چمکتے موتیوں کی طرح نظر آتے۔ نیک لوگوں کو عزت و تکریم سے نوازتے۔ مساکین آتے تو وہ بھی محبت کی چاشنی پاتے۔ طاقتور ان سے باطل کی امید رکھ کر مایوسی کو گلے لگاتا اور عدل و انصاف ایسا کہ کمزور لوگ اپنی کمزوری کے سبب مایوس نہ ہوتے۔

اللہ کی قسم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ انہیں دیکھا جب رات کی تاریکی میں ستارے چھپ جاتے تو آپ محراب میں تشریف لے جاتے اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر مضطرب و غمزدہ شخص کی طرح آنسو بہاتے۔ گویا کہ میں اب بھی ان کی آواز سن رہا ہوں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں اے میرے رب، اے میرے رب! آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے پھر دنیا کو للکارتے اور فرماتے تو نے مجھے دھوکہ دینا چاہا میری ہی طرف بن سنور کر آئی مجھ سے دور ہو جا دور ہو جا۔ کسی اور کو دھوکہ دے میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تیرا خطرہ آسان ہے۔ ہائے

افسوس! راستہ پُر خطر، زادِ راہ قلیل اور سفر طویل ہے حضرت سیّدنا ضرار بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اوصاف بیان کرتے رہے جنہیں سن کر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنی آستین سے پونچھتے رہے حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔

پھر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک ابوالحسن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ایسے ہی تھے: اے ضرار! ان پر تمہارے غم کی کیفیت کیسی ہے؟ عرض کی: اس عورت کی طرح جس کی گود میں اسی کے بیٹے کو ذبح کر دیا گیا ہو نہ اس کے آنسو تھمتے ہیں نہ ہی غم میں کمی آتی ہے۔

(الاستیعاب۔ علی بن ابی طالب جلد 3 صفحہ 209 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ حلیۃ اولیاء، علی بن ابی طالب جلداول صفحہ 174 رقم 261 مطبوعہ المکتبۃ المدینہ کراچی)

حضرت سیّدنا ابواسود الدولی رحمۃ اللہ علیہ جنگ جمل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے لیکن جنگ ختم ہو جانے کے بعد حضرت سیّدنا ابواسود الدولی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور قیمتی تحائف سے بھی نوازا۔

(سیر الاعلام النبلاء ابوالاسود الدولی جلد 5 صفحہ 37 رقم الترجمہ 39 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو نہایت افسردہ ہوئے رونے لگے اور فرمایا لوگوں نے فضل، فقہ اور علم سے کتنا کچھ کھودیا۔

(البدایہ النہایہ جلد 8 صفحہ 612 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

سیّدنا حضرت امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ سے محبت:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا آباؤ اجداد، چچا، پھوپھی اور ماموں و خالو کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ سب نے عرض کی: امیر المؤمنین زیادہ جانتے ہیں، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دست مبارک تھاما اور فرمایا یہ ہیں کیونکہ ان کے والد سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، والدہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان کے نانا اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی نانی جان، سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے چچا ہیں، حضرت ہالہ بنت ابی طالب ان کی پھوپھی جان، اور حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ان کے ماموں اور خالائیں ہیں۔

(عقد الفرید تفصیل معاویہ للحسن جلد 5 صفحہ 344 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ایک اور مقام پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان یا ہونٹ مبارک کا بوسہ لے رہے تھے۔ بے شک جس زبان یا ہونٹ کو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چوما اسے ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا۔

(مسند احمد الشامیین حدیث معاویہ بن ابی سفیان جلد 7 صفحہ 26 رقم الحدیث 16973 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اللہ کی قسم یہ سچ ہے:

ایک روز حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قریش کی معزز شخصیات جمع تھیں اس موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا ماں باپ، چچا اور پھوپھی، خالہ، خالو اور دادا دادی کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز شخص کون ہے؟

حضرت سیّدنا مالک بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت سیّدنا امام احسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب اشارہ کر کے عرض کی: یہ سب سے افضل ہیں ان کے والد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، والدہ سیّدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کے نانا حضور جانِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور نانی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ان کے چچا حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جنت میں پرواز کرتے ہیں، انکی پھوپھی حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور ماموں اور خالائیں آل رسول سے ہیں تمام لوگ خاموش رہے بنو ہم کا ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا آپ کے کہنے پر ابن عجلان نے یہ گفتگو کی ہے۔ حضرت سیّدنا مالک بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جواب دیتے ہوئے کہا میں نے وہ بات کہی ہے جو حق ہے۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مخلوق کی رضا چاہے گا وہ دنیا میں اپنی آرزو سے محروم رہے گا اور آخرت میں بھی اس پر بدبختی کی مہر لگا دی جائے گی۔ بنی ہاشم کی اصل تم میں سے زیادہ قابل فخر ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ غیرت وحمیت پائی جاتی ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور عرض کی: کیا میں نے صحیح کہا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم یہ سچ ہے۔

(اشرف المؤبد لآل محمد صفحہ 141 مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

حضرت سیّدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ نے فرمایا آج میں آپ کو وہ نذرانہ پیش کروں گا جو کبھی کسی نے دوسرے کو نہ کیا ہوگا چنانچہ آپ نے حضرت حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چار لاکھ درہم پیش فرمائے۔

(سیر الاعلام النبلاء معاویۃ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 286 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ، الاصابہ حسن بن علی جلد 1 صفحہ 607 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں سے خطبہ دینے کا کہا تو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران فرمایا: اے لوگو جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوں میں بشارت دینے والا بیٹا ہوں۔ میں ڈر سنانے والا بیٹا ہوں۔ میں نور پھیلانے والا چراغ ہوں، میں آسمان کی زینت کا بیٹا ہوں، میں اُن کا بیٹا ہوں جو رحمتہ العالمین بن کر مبعوث ہوئے، میں ان کا بیٹا ہوں جو جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے میں ان کا بیٹا ہوں جن کے لئے زمین سجدہ گاہ اور طاہر قرار پائی، میں اُن کا بیٹا ہوں جسے اللہ عزوجل نے اس طرح پاک کردیا جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو مستجاب الداعوات ہے، میں شفاعت فرمانے والے اطاعت کیے جانے والے کا بیٹا ہوں۔ میں اس ذات کا فرزند ہوں جو بروز قیامت سب سے پہلے اٹھیں گے، جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی رضا رحمٰن کی رضا اور جس کی ناراضگی رحمٰن عزوجل کی ناراضگی ہے۔ میں ان کا بیٹا ہوں جو کرم کرتے ہوئے نہیں اکتاتے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابو محمد ہمارے لیے کافی ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔

(ذخائر العقبیٰ ذکر الحسن والحسین جلد دو صفحہ 127 مطبوعہ مؤسسۃ دار الکتاب اسلامی قم ایران)

استغفار کی برکت:

ایک روز حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے پھر جب آپ فارغ ہو کر وہاں سے جانے لگے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربان نے آپ سے عرض کی: میں ایک مالدار اور دولت مند آدمی ہوں لیکن بے اولاد ہوں آپ برائے کرم مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا فرمائے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر استغفار پڑھنا لازم کر لو (یعنی زیادہ سے زیادہ استغفار کیا کرو) چنانچہ وہ دربان کثرت استغفار کرنے لگا حتی کہ وہ ایک دن میں سات سو مرتبہ استغفار پڑھنے لگا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کو دس بیٹے عطا فرمائے پھر جب یہ خبر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اپنے دربان سے کہا تم نے حضرت حسن سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ انہوں نے یہ وظیفہ کہاں سے

حاصل کیا۔ پھر جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے تو اس شخص نے آپ سے اس وظیفہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کر کے فرمایا کیا تم نے حضرت سیّدنا ہود علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا کہ ''ویزدکم قوة الی قوتکم'' کہ اللہ تعالیٰ تمہاری افرادی قوت میں مزید اضافہ فرمادے گا۔ اور فرمایا کہ کیا تم نے حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کا قول نہیں سُنا کہ انہوں نے اپنی قوم کو استغفار کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''ویمدد کم باموال و بنین'' اور اللہ تعالیٰ مال و دولت اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

(تفسیر مدارک ہود تحت الآیۃ 52 جلد دوم صفحہ 101 مطبوعہ فرید سٹال لاہور)

فِئتین من المسلمین:

حضرت سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر سنا اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پہلو میں تھے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

'ابنی ھذا سیّد و لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین''
کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا۔

(بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین صفحہ 631 رقم الحدیث 3746۔ کتاب الصلح صفحہ 442 رقم الحدیث 2704۔ کتاب الفتن صفحہ 225 رقم الحدیث 7109 مطبوعہ دراالسلام لاہور۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ صفحہ 735 رقم الحدیث 4662 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ ترمذی کتاب المناقب۔ مناقب الحسن والحسین صفحہ 989 رقم الحدیث 3782 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔ مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت النبی الفصل الاول۔ جلد 3 صفحہ 334 رقم الحدیث 6125 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ مصر۔ الصواعق المحرقہ۔ الفصل الثالث صفحہ 272 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

فائدہ:

امامِ عالی مقام حضرت سیّدنا حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا۔ ان ابنی ھذا سیّد ۔ بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش فرمایا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اجتہادی اختلاف کے باعث جب طرفین کے عظیم لشکر ایک دوسرے کے مقابلے پر صف آرا ہو گئے اور اس کے باوجود کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پلڑا ہر لحاظ سے بھاری نظر آرہا تھا۔ لیکن اس موقع پر آپ نے امت

مجد یہ کی خیر خواہی کا عدیم المثال ثبوت پیش کرتے ہوئے ایک بھی مسلمان کا خون نہ بہنے دیا اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند شرائط پر صلح کر کے کارِ خلافت ان کے سپرد کر دیا۔

فئتین عظمتین من المسلمین ۔ فرما کر دونوں گروہوں کے مسلمان ہونے پر مہر لگا دی۔ کیونکہ وہ اجتہادی اختلاف تھا کفر اور اسلام کی لڑائی نہیں تھی۔ لہٰذا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر زبانِ طعن دراز کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔ ہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجتہادی غلطی ہوئی اور مجتہد ہر حال میں مصیب ہوتا ہے۔

یاد رہے یہ حدیث روافض کی کتاب۔ کشف الغمہ فی معرفتہ الائمہ مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ 546 پر بھی موجود ہے۔

مخدومِ امم حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک حق ظاہر و غالب رہا آپ (شہزادہ گلگوں قبا حضرت سیّدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حق (کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے فرمانبردار رہے اور جب حق مغلوب و مفقود (یزید پلید کا دور شروع) ہوا تو (امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تلوار کھینچ کر میدان میں نکل آئے۔

(کشف المحجوب مترجم صفحہ 101 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس کی تعریف کرتے ہوئے ایک قریشی سے فرمایا مسجد نبوی میں چلے جاؤ وہاں ایک حلقے میں لوگ ہمہ تن گوش ہو کر یوں باادب بیٹھے ہوں گے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں جان لینا یہی حضرت سیّدنا ابو عبداللہ امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس ہے نیز اس حلقے میں مذاق مسخری نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔

(ابن عساکر۔ الامام حُسین بن علی جلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ 14 صفحہ 181 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت علامہ ابوالقاسم علی بن حسن شافعی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی 571ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض وصال میں یزید کو بلا کر کچھ وصیتیں کی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر احسان و مروت کی نظر رکھنا کیونکہ وہ لوگوں میں بہت مقبول ہیں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان سے نرمی کرنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

(ابن عساکر الامام حسین بن علی جلد 14 صفحہ 203 مطبوعہ دار الاحیاء الراث العربی بیروت)

حافظ ابن کثیر دمشقی علیہ رحمہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت قائم ہوگئی تو حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا بہت اکرام واحترام کرتے تھے انہیں خوش آمدید اور مرحبا کہتے تھے اور بہت زیادہ عطیات عنایت کرتے تھے۔

(البدایہ والنہایہ قصۃ الحسین بن علی وسبب خروجہ من مکۃ جلد 8 صفحہ 157 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

نیز حافظ عماد الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ اصمعی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وفد کی صورت میں تشریف لے گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن عساکر کے مطابق امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ساتھ تھے) کو مرحبا و اہلا یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باوقار الفاظ سے خوش آمدید کہا اور ان کے لیے تین لاکھ درہم دینے کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مرحبا و اہلا یا ابن عمۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے خوش آمدید کہا اور ان کے لیے بھی ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا۔

(البدایہ والنہایہ تحت ذکر امیر معاویہ جلد 8 صفحہ 144 مطبوعہ درا الکتب العلمیہ بیروت)

اہل تشیع کی تائید:

اہل تشیع کے عالم کبیر ملا باقر مجلسی نے حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عطیات کے سلسلے میں ایک مفصل روایت ذکر کی ہے جس سے اوپر مذکور واقعات وروایات کی تائید ہوتی ہے۔

یعنی ایک دن حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چچازاد بھائی حضرت سیّدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس ماہ کی پہلی تاریخ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے ہدایا وتحائف تمہارے پاس پہنچ جائیں گے، جب اس مہینہ کی پہلی تاریخ آئی تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے کثیر مال پہنچ گیا اور ان تینوں کو دے دیا گیا حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت سا قرض تھا انہوں نے ان اموال سے پہلے اپنا قرض ادا کیا، باقی ماندہ کو اپنے اہل وعیال اور اپنے خاص لوگوں میں تقسیم فرمایا۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پہلے اپنا قرض ادا کیا باقی مال کو اس طرح تقسیم کیا کہ ایک حصہ رشتہ داروں اور خصوصی

ساتھیوں کو دیا اور دو حصے اپنے اہل وعیال کو عنایت فرمائے اور حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس مال سے اپنا قرض ادا کیا اور باقی مال میں سے کچھ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاصد کو دے دیا۔ جب یہ خبر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حضرت عبداللہ جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور زیادہ مال بھیج دیا۔

(جلاء العیون فصل چہارم در بیان نصوص امامت ع معجزات آنحضرت است صفحہ 243 مطبوعہ انتشارات علمیہ اسلامیہ ایران)

مخدوم امم حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کرنے لگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ ہمارا وظیفہ آنے والا ہے جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کر دیں گے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے دیناروں کی پانچ تھیلیاں آئیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے لانے والوں نے عرض کیا: کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معذرت خواہ ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فی الحال ان کو اپنے خدام پر خرچ فرمائیں مزید پھر حاضر کیے جائیں گے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس نادر و مفلس شخص کو اشارہ فرمایا اور پانچوں تھلیاں اسے عنایت کرتے ہوئے معذرت کی کہ تمہیں بہت دیر انتظار کرنا پڑا صرف اتنا ہی عطیہ تھا۔ (کشف المحجوب صفحہ 102 مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

اُمّ المومنین کی خیر خواہی:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب اٹھارہ ہزار دینا کا قرض ادا فرمایا۔

(سیر اعلام النبلاء عائشہ اُمّ المومنین جلد 3 صفحہ 458 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ۔ البدایہ النہایہ جلد 8 صفحہ 620 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک بیش قیمت ہار جس کی قیمت ایک لاکھ روپے تھی پیش کیا جسے آپ نے قبول فرمالیا۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 620 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ایک لاکھ درہم بھیجے۔ اللہ

کی قسم! شام ہونے سے پہلے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ تمام رقم غربا میں تقسیم کر دی۔

(سیر اعلام النبلاء عائشہ اُم المؤمنین جلد 3 صفحہ 458 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 620 دارالاشاعت کراچی)

نماز سے محبت:

عارفِ کامل حضرت جلال الدین رمی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں بیان کرتے ہیں ایک روز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محل میں داخل ہو کر کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر کے لیے جگایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا جگانے والے تو کون ہے؟ اور کس لیے تو نے مجھے جگایا ہے؟ تو اس نے جواب دیا اے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں شیطان ہوں۔ آپ نے حیران ہو کر پوچھا: اے شیطان تیرا کام تو انسان سے گناہ کروانا ہے اور تو نے مجھے نماز کے لیے جگا کر مجھے نیک عمل کرنے کا موقع دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ شیطان حیلوں بہانوں سے بات ٹالنے لگا۔ کبھی اپنے نیک ہونے کا دعویٰ کرتا اور کبھی کہتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لی ہے، کبھی کہتا کہ میں تبلیغ کرنا پسند کرتا ہوں تو کبھی کہتا کہ میں تو ہمیشہ سے ہی نیک ہوں مگر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پکڑے رکھا اور جب تک حقیقت حال سے آگاہ نہ ہوئے نہ چھوڑا۔ بالآخر مردود نے بتا ہی دیا کہ اے امیر المؤمنین! میں جانتا ہوں کہ اگر سوئے رہنے میں آپ کی نماز فجر قضا ہو جاتی تو آپ خوف خدا سے اس قدر روتے اور کثرت سے توبہ استغفار کرتے کہ خدا کی رحمت کو آپ کی بے قراری وگریہ زاری پہ رحم آ جاتا اور وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قضا نماز قبول فرما کر ادا نماز سے ہزار گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرما دیتا چونکہ مجھے خدا کے نیک بندوں سے بغض وحسد ہے اس لیے میں نے آپ کو جگا دیا تا کہ آپ کو کچھ زیادہ ثواب نہ مل سکے۔

(مثنوی دفتر دوم صفحہ 49 مطبوعہ خدیجہ پبلی کیشنز اسلام پورہ لاہور)

حلم و بردباری:

غصہ برداشت کر لینا اور غصہ دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا حلم اور بردباری کہلاتا ہے اور اس صفت کا مالک بہت ہی عظیم انسان ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پچھاڑ دینے والا زور آور نہیں ہوتا بلکہ زور آور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لے۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب صفحہ 1518 رقم الحدیث 6114 مطبوعہ دار المعرفتہ الحدیث بیروت
مسلم کتاب الادب باب فضل من یملک نفسہ عند الغضب صفحہ 1189 رقم الحدیث 6586 مطبوعہ دار المعرفتہ بیروت)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صفت حلم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہ آپ کے امتیازی اوصاف میں سے ایک ہے۔ جس کا ظہور آپ کی زندگی کے ہر گوشے میں نمایاں نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبولِ اسلام کے لئے لوگ جوک در جوک حاضر ہوا کرتے ایک دن یمنی بادشاہوں کی اولاد سے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفد کی صورت میں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو انہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بتایا کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن پہلے ہی تمہارے آنے کی بشارت ارشاد فرمادی تھی۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بے حد شفقت فرمائی ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی اپنے قریب بٹھایا، منبر اقدس پر ان کے لئے تعریفی کلمات ارشاد فرمائے برکت کی دعا فرمائی اوران کے قیام کے لئے مکان کی نشاندہی کا کام ایک قریشی نوجوان کے سپرد فرمایا۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پاتے ہی وہ نوجوان فوراً حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چل پڑا، حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونٹنی پر سوار تھے جبکہ وہ قریشی نوجوان ساتھ ساتھ پیدل چل رہا تھا۔ چونکہ گرمی شدید تھی اس لئے کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد اس قریشی نوجوان نے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گرمی بہت شدید ہے اب تو میرے پاؤں اندر سے بھی جلنے لگے ہیں آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیجئے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف انکار کردیا اس قریشی نوجوان نے کہا: کم ازکم اپنے جوتے ہی پہننے کے لیے دے دیجئے تاکہ میں گرمی سے بچ سکوں حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو بادشاہوں کا لباس پہن سکیں تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے میری اونٹنی کے سائے میں چلتے رہو۔ یہ سن کر اس قریشی نوجوان نے نہایت تحمل کا مظاہرہ کیا اور اپنی زبان سے بھی جوابی کاروائی نہ کی۔ وقت گزرتا گیا اور وہ قریشی نوجوان پورے ملک شام کا گورنر بن گیا۔ ایک بار حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی قریشی نوجوان کے پاس آئے جو کہ اب گورنر بن چکا تھا تو وہ قریشی نوجوان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نہایت آرام سے پیش آیا اور ماضی کے اس واقعہ کا بدلہ لینے کی بجائے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور فرمایا میرا تخت بہتر ہے یا آپ کی اونٹنی کی کوہان حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین میں اس وقت نیا نیا مسلمان ہوا تھا اور جاہلیت کا رواج وہی تھا جو میں نے کیا اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام عطا فرمایا ہے اور آپ نے جو کچھ کیا وہی اسلام کا طریقہ ہے حضرت سیّدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قریشی نوجوان کے رونے سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے فرمایا کاش میں نے انہیں

اپنے آگے سوار کیا ہوتا۔

(معجم الصغیر من اسمہ یحیٰ صفحہ 778 رقم الحدیث 1176 مطبوعہ در الکتب العلمیہ بیروت، مسند بزار جلد 10 صفحہ 345 رقم الحدیث 4475 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، الاصابہ وائل بن حجر جلد 5 صفحہ 440 رقم الترجمہ 9099 مطبوعہ دار الفکر بیروت، ابن حبان کتاب اخبارہ ذکر وائل بن حجر جلد 7 صفحہ 815 رقم الحدیث 7205 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور، مسند احمد حدیث وائل بن حجر جلد 14 صفحہ 472 رقم الحدیث 27116 مطبوعہ دار الحدیث مصر، ترمذی کتاب الاحکام باب ماء جائی لقطائع صفحہ 399 رقم الحدیث 1381 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، الاستیعاب وائل بن حجر الحضرمی جلد 4 صفحہ 123 رقم الترجمہ 2765 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، اسد الغابہ وائل بن حجر جلد سوم صفحہ 1237 رقم الترجمہ 5445 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور، ابن عساکر ذکر من اسمہ وائل جلد 65 صفحہ 293 رقم الحدیث 14136 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، تہذیب الکمال وائل بن حجر الحضرمی جلد 7 صفحہ 951 رقم الترجمہ 7269 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، معرفۃ الصحابہ وائل بن حجر الحضرمی جلد 4 صفحہ 357 رقم الحدیث 6516 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، امام بخاری جزء رفع الیدین صفحہ 68 رقم الحدیث 45 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد،)

امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث حسن صحیح ہے ناظرین باتمکین اپ جانتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے کے باوجود حسن سلوک سے پیش آنے والے یہ حلیم و بردبار قریشی نوجوان کون تھے؟

حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی اور کاتبِ وحی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

سب سے حلیم و بردبار:

حضرت سیّدنا محمد بن سیرین علیہ رحمتہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ حوصلہ مند اور سب سے زیادہ حلیم الطبع ہیں۔ حاضرین مجلس نے عرض کی: کیا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ؟ تو حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقام و مرتبہ کے اعتبار سے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت بہتر اور افضل ہیں لیکن حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بردبار ہیں۔

(السنۃ للخلال ذکر ابی عبدالرحمٰن جلد اول صفحہ 347 رقم الحدیث 681 مطبوعہ الفاروق الحدیثہ لطباعۃ والنشر قاہرہ)

عبدالملک بن مروان نے ایک دن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے حوصلہ برداشت اور سخاوت میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی شخص کو حلیم بردبار نرم مزاج سردار اور نیکی

کرنے والانہیں دیکھا۔(البدایہ والنہایہ دہذہ ترجمہ معاویہ جلد 8 صفحہ 618 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

قارئین کرام!

نہ صرف یہ کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود حلیم و بردبار تھے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان اوصاف کی تلقین کرتے تھے، چنانچہ آپ نے بنوامیہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے بنوامیہ! حلم کے ذریعے قریش کے ساتھ برتاؤ کرو۔ خدا کی قسم زمانہ جاہلیت میں مجھے کوئی برا بھلا کہتا تو مین اس کے ساتھ حلم و بردباری سے پیش آتا یوں وہ شخص میرا دوست بن جاتا کہ اگر مجھے اس کی مدد کی ضرورت پڑتی تو وہ مدد کرتا اگر میں کسی سے لڑائی کرتا وہ میرا ساتھ دیتا حلم کسی شریف آدمی سے اس کی شرافت نہیں چھینتا بلکہ اس کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے۔(البدایہ والنہایہ دہذہ ترجمہ جلد 8 صفحہ 619 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے مس ہو رہا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرا پیٹ۔ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ عزوجل! اسے علم و حلم سے معمور فرمادے۔(خصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ 343 مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سخت کلامی کی تو کسی نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رعایا کی کسی غلطی کی وجہ سے میرا حلم اور بردباری کم ہوجائے۔

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا جلد دوم صفحہ 8 مطبوعہ دار التوفیقہ للتراث مصر)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سوال ہوا۔ س سب بڑا سردار کون ہے؟۔ فرمایا: جب کچھ مانگا جائے تو سب سے بڑھ کر سخی ہو محافل میں حسن اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو اور اسے جتنا حقیر سمجھا جائے تو اتنا ہی حلم و بردباری کا مظاہرہ کرے۔

(ابن عساکر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صخر جلد 62 صفحہ 128 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں میری نظر میں کوئی حاکم ایسا نہیں گزرا جو حسن اخلاق میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر ہو لوگ انہیں کشادہ وادی کے کناروں سے دور کرتے ہیں مگر وہ تنگی اور رکاوٹ کی وجہ سے نہ تو غضب ناک ہوتے ہیں نہ بُرے اخلاق اپناتے ہیں۔(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 121 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

آپ کی سادگی:

حضرت سیّدنا یونس بن حلبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خچر پر سوار دیکھا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خادم بھی سوار تھا۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیوند زدہ قمیص زیب تن فرمائی ہوئی تھی اور اس حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دمشق کے بازار کا دورہ فرما رہے تھے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 275 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 618 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

شانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبانِ صحابہ کرام:

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فرامین آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم المرتبت ہونے کی ایک اور روشن دلیل ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال ملاحظہ فرمایئے۔

☆ فاتح مصر حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 111 طؤ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 616 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

☆ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا کوئی سردار نہیں دیکھا۔

(معجم کبیر ومما سند عبداللہ بن عمر جلد 6 صفحہ 224 رقم الحدیث 13251 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجافی معاویہ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 440 رقم الحدیث 15921 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 120 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 618 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

☆ حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے جب حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کی نماز حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔

(مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویۃ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 440 رقم الحدیث 15920 مطبوعہ

دارالکتب العلمیہ بیروت)

☆ تاجدارِ شجاعت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم نے جنگ صفین سے واپسی پر فرمایا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کو برا نہ سمجھو۔ اللہ عزوجل کی قسم! جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اندرائن کے پھلوں کی طرح زمین پر گریں گے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 106 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، سیر اعلام النبلاء معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 271 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 613 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

☆ ابن عم رسول حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جن الفاظ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح فرمائی ان سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے چنانچہ ایک موقع پر آپ کی فقاہت کا اعتراف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! انه فقية حضرت امیر معاویہ فقیہ ہیں۔

(کتاب الفضائل اصحاب النبی باب ذکر معاویہ صفحہ 950 رقم الحدیث 3765 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

☆ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے (خلفائے راشدین کے بعد) حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ حکومت کے مناسب کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ الکبیر باب معاویہ بن ابی سفیان جلد 7 صفحہ 204 رقم 1405 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، سیر اعلام النبلاء بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 275 مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ، ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 121 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

☆ حضرت سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں اریحا کے ایک ایسے گرجے میں قیلولہ کررہا تھا کہ جو اب مسجد میں تبدیل ہو چکا ہے میں اچانک گھبرا کے اٹھ بیٹھا، میں نے دیکھا وہاں ایک شیر موجود تھا جو میری جانب بڑھ رہا تھا میں نے ہتھیار اٹھانے کا ارادہ کیا تو شیر نے کہا: رک جائیے میں تو آپ کو ایک پیغام دینے آیا ہوں میں نے پوچھا تجھے کس نے بھیجا ہے شیر نے کہا: رب تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ کو خبر دوں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں میں نے پوچھا کون معاویہ؟ تو شیر نے کہا: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویہ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 441 رقم الحدیث 15925 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، معجم کبیر من اسمہ معاویہ جلد 8 صفحہ 275 رقم الحدیث 16042 الکتب العلمیہ بیروت، معجم کبیر من اسمہ معاویہ جلد 8 صفحہ 275 رقم الحدیث 16042 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 603 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

سبحان اللہ! حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہل جنت سے ہونا تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں ہادی ومہدی وغیرہ سے ثابت ہے اور جنگل کے درندوں تک یہ بشارتیں سناتے

پھرتے ہیں مگر کچھ لوگ جو جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں "کالانعام بل ھم اضل" وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مقام کو نہیں پہچان سکے۔

☆حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویہ جلد 9 صفحہ 441 رقم الحدیث 15924 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

☆حضرت سیّدنا عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "لا تذکروا معاویۃ الابخیر" یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر صرف خیر و بھلائی سے ہی کرو۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان صفحہ 1002 رقم الحدیث 3852 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

☆حضرت سیّدنا مجاہد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تم حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہی مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہیں۔

(السنۃ للخلال ذکر ابی عبدالرحمٰن معاویہ بن ابی سفیان جلد اول صفحہ 342 رقم الحدیث 669 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ لطباعۃ والنشر وقاہرہ)

☆حضرت سیّدنا امام ابوتوبہ ربیع بن نافع رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان پردہ ہیں جو یہ پردہ چاک کرے گا وہ دوسرے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر اعتراضات کرنے میں جری ہو جائے گا۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 144 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 624 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

☆حضرت سیّدنا معافیٰ بن عمران رحمہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں یا حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ؟ یہ سوال سنتے ہی آپ کے چہرے پر جلال کے آثار نمودار ہوئے اور نہایت سختی سے ارشاد فرمایا کیا تم ایک تابعی کا ایک صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، آپ کے سسرالی رشتہ دار، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی اور اللہ عزوجل کی طرف سے عطا کردہ وحی کے امین تھے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 143 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 623 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

☆حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا حضرت سیّدنا

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا میرے بیٹھتے ہی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا اور آپ دونوں ایک گھر میں داخل ہوئے اور اس کا دروازہ بند ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم تیزی سے یہ کہتے ہوئے گھر سے نکلے رب کعبہ کی قسم میرا فیصلہ ہوگیا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پیچھے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے تیزی سے تشریف لائے اللہ عزوجل نے ہماری مغفرت فرمادی۔

(موسوعۃ ابن ابی الدنیا کتاب المنامات جلد 3 صفحہ 38 رقم 124 مطبوعہ دار التوفیقیہ مصر)

☆ حضرت سیّدنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں یا حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ آپ رحمہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک میں داخل ہونے والا غبار حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ سے افضل ہے۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 142 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، البدایہ و النہایہ جلد 8 صفحہ 623 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

☆ ایک شخص نے حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے ابوعبداللہ میرا ماموں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدگوئی کرتا ہے اور بعض اوقات مجھے اس کے ساتھ کھانا پڑتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا مت کھایا کرو۔

(السنۃ للخلال ذکر ابی عبدالرحمٰن جلد اول صفحہ 351 رقم الحدیث 693 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ لطباعۃ والنشر قاہرہ)

☆ حضرت سیّدنا معافی بن عمران رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ جیسے چھ سو بزرگوں سے بھی افضل ہیں۔

(السنۃ للخلال، ذکر ابی عبدالرحمٰن جلد اول صفحہ 341 رقم الحدیث 664 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ للطباع والنشر بیروت)

☆ سیّدی عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عزت پر حملہ کیا یقیناً اس نے اپنے ایمان پر حملہ کیا اس لئے اس کا سدباب لازم ہے خاص طور پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے زیادہ اہم ہے۔

(الیواقیت والجواہر باب 44 صفحہ 515 مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

☆حضرت سیّدنا امام شرف الدین نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار عادل صاحب فضیلت اور ممتاز صفات کے حامل صحابہ میں ہوتا ہے۔

(شرح مسلم کتاب فضائل صحابہ جلد ثانی صفحہ 272 مطبوعہ المیزان لاہور)

☆قطب الاقطاب فرد الافراد میراں محی الدین حضرت سیّدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو اختلافات ہوئے انہیں اللہ عزوجل کی مشیت سمجھ کر زبان بند رکھی جائے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ 186 مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

☆حضرت سیّدنا علامہ نور الدین ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار عادل فاضل اور کبار صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ جلد 11 صفحہ 151 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆حضرت سیّدنا محمد بن عبدالواحد رحمہ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب پر احادیث کتابی صورت میں جمع کر رکھی تھیں لہٰذا جو طالب علم آپ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا سب سے پہلے اسے وہ مجموعہ حدیث پڑھاتے پھر اس کے بعد طالب علم کی مرضی کے مطابق کتب واسباق پڑھایا کرے۔ (تاریخ بغداد محمد بن عبدالواحد جلد 3 صفحہ 160 رقم الترجمہ 1181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

☆استاذ العلماء علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت جلیل القدر صحابی نجیب اور مجتہد تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کئی احادیث مروی ہیں۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدگوئی اور بدزبانی کرنے پر ہمارے اکابرین حد درجہ جلال کا اظہار فرمایا کرتے ہیں۔ (النبراس صفحہ 550 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

حضرت سیّدنا ابرہیم بن میسرہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دور حکومت میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہنے والے کے علاوہ کسی اور کو بھی کوڑے لگائے ہوں۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ باب جماع فضائل صحابہ سیاق ما روی عن السلف فی اجناس العقوبات جلد دوم صفحہ 245 رقم 2385 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ)

☆امام احمد بن شہاب الدین الخفاجی علیہ رحمتہ اللہ الہادی ارقام فرماتے ہیں:

و من یکون یطعن فی معاویہ فذاک کلب من کلاب الھاویہ

ترجمہ: جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 430 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

☆ حضرت سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ علیہ نے خود اس شخص کو تین کوڑے مارے جس نے آپ کے سامنے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب وشتم کیا۔

(الاستیعاب معاویہ بن ابی سفیان جلد سوم صفحہ 475 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سلطان المشائخ، محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ میں سے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے تھے اُن کی ایک بہن تھیں جن کا نام اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا وہ حرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

(فوائد الفواد اڑتیسویں مجلس صفحہ نمبر 362 زاویہ فاؤنڈیشن لاہور)

حضور پیر سیال لجپال خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ بعض سادات حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اچھا اعتقاد نہیں رکھتے اور انہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنوں میں شمار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تک تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں اعتقاد درست نہ ہوگا۔ اس وقت تک ایمان کامل نہ ہوگا۔

(مرأت العاشقین مجلس 28 صفحہ 183 مطبوعہ سیرت فاؤنڈیشن لاہور)

اور صفحہ نمبر 149 پر ارشاد فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جو جنگ ہوئی ہے وہ اجتہاد کی وجہ سے تھی نہ کہ عناد کی وجہ سے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ خطا پر تھے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر مجتہد کا فعل خطا پر ہو تو پھر بھی اسے ایک ثواب مل جاتا ہے۔ لہٰذا درویش کو چاہیے کہ ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں کچھ (غلط) نہ کہے۔ (ایضاً)

☆ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور جان لے کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باہمی نزاع کو ہم متشابہات کے درجہ میں رکھیں گے ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم ان کے مرتبہ اور ان کی عظمت میں کسی قسم کا شک کریں اور کیونکر کریں جبکہ وہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں اور حضور جانِ کائنات نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشک وشبہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور بے شک وہ کاتب وحی ہیں اور اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی ہیں اور یقیناً شام وعراق سے یہود کے فتنوں کا قلع قمع کرنے

والے ہیں کہ ان کی حکمت عملی نے آتش کدہ عجم کو بجھا کر رکھ دیا ہے۔

(انوار قمریہ جلد ا صفحہ 370-369 مطبوعہ ادارہ تعلیمات اسلاف لاہور)

بزرگوں سے عقیدت:

حضرت سیّدنا فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بہت کم تھی مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر موجودگی میں نائب تھے۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے جنازے میں شریک ہوئے اور جنازے کو کندھا دیتے ہوئے اپنے بیٹے عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے پیچھے آؤ کیونکہ پھر کبھی ان جیسے کے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت نہیں پاؤ گے۔ (سیر اعلام النبلاء فضالۃ بن عبید جلد 4 صفحہ 253 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ)

اور اسی طرح حضرت سیّدنا عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ بھی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا۔

(اسد الغابہ عربی عبدالمطلب بن ربیعہ جلد دوم صفحہ 792 رقم الترجمہ 3429 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور مترجم جلد 6 صفحہ 150 مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

حضرت سیّدنا سلیم بن عامر رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل دمشق نماز استسقاء ادا کرنے نکلے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر جلوہ فرما ہو کر ارشاد فرمایا یزید بن اسود کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے انہیں آواز دی۔ حضرت سیّدنا یزید بن اسود رحمہ اللہ علیہ تشریف لائے تو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں منبر پر تشریف رکھنے کا حکم دیا تو حضرت سیّدنا یزید بن اسود رحمہ اللہ علیہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے منبر پر آئے اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں بیٹھ گئے پھر حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ خداوندی میں یوں دعا کی۔

اے اللہ عزوجل! آج ہمارے درمیان جو سب سے بہتر اور افضل بندہ ہے ہم اس کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتے ہیں: اے اللہ عزوجل آج! ہم تجھ سے یزید بن اسود کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں: اے یزید بن اسود! آپ بھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کیجئے تو حضرت سیّدنا یزید بن اسود رحمہ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھا دیئے کچھ دیر ہی میں مغرب کی جانب سے بادلوں کی گہری گھٹائیں چھا گئیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اور ابھی لوگ اپنے گھروں کو بھی نہ پہنچے تھے کہ رحمت الٰہی سے بھرپور بارش

برسنا شروع ہوگئی۔

(طبقات ابن سعد، الطبقۃ الاولی من اہل الشام یزید بن الاسود الجرشی جلد 7 صفحہ 610 رقم 3813 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جیسی حکمرانی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے ویسی حکومت اس امت کا کوئی بھی فرد نہیں کرے گا۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 122 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، سیر اعلام النبلاء معاویہ بن سفیان جلد 4 صفحہ 276 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نہایت عمدہ یہ خصلت پائی جاتی تھیں کہ آپ اپنے سابقہ خلفاء کی بلند سیرت اور اعلیٰ کردار کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے مقام اور موقف کو ہمیشہ صفائی کے ساتھ متعین رکھتے چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے ایک بار خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ عزوجل کی قسم! حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت کا اتباع کرنے سے بڑے بڑے پہاڑوں کو اپنے مقام سے دوسری جگہ منتقل کرنا نہایت آسان ہے لیکن میں تمہارے لیے ایسا طرز عمل اختیار کروں گا جو میرے پیش رو خلفاء سے تو کم درجہ میں ہوگا مگر میرے بعد آنے والے اسے نہیں پاسکیں گے۔

(انساب الاشراف، واما معاویہ بن ابی سفیان جلد 3 صفحہ 348 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اسی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا میں تم سے بہتر نہیں ہوں اور مجھ سے بہتر افاضل تم لوگوں میں موجود ہیں مثلاً عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ لیکن امید ہے کہ میں تمہارے دشمن کو زیادہ کاری ضرب لگانے والا ہوں اور حکمرانی کے اعتبار سے تمہارے لیے زیادہ نفع بخش اور اخلاق و عادات کے لحاظ سے بہترین ثابت ہوں گا۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 112 مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت، تاریخ اسلام ذہبی، معاویہ بن ابی سفیان جلد 4 صفحہ 162 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیہ مصر، البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 617 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی)

صفین کے شہداء:

عقبہ بن علقمہ یشکری کہتے ہیں کہ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت میں سے پندرہ عدد قیدی جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں لائے گئے پھر ان میں جو شخص فوت ہوگیا اس کو آپ نے غسل اور کفن دلایا اور خود اس پر نماز پڑھی۔

(ابن عساکر باب ماورد من اقوال المنصفین فی قتل من اہل الشام بصفین جلد اول صفحہ 253 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نعیم بن ابی ہند رحمہ اللہ علیہ جو ایک بزرگ ہیں اپنے چچا سے مندرجہ ذیل واقعہ نقل کرتے ہیں ان کے چچا کہتے تھے کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھا نماز کا وقت ہوا تو ہم نے نماز کے لئے اذان کہی اور فریق مخالف نے بھی اپنی جگہ پر اذان دی۔ ہم نے بھی جماعت کے لئے اقامت کہی اور پھر انہوں نے نماز ادا کی اور ہم نے بھی نماز پڑھی، نماز کے بعد ہم لوگوں کے سامنے یہ منظر تھا کہ ہمارے اور ان کے درمیان مقتولین پڑے تھے۔ اس منظر کو دیکھ کر میں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت عرض کی، ہمارے مقتولین اور ہمارے فریق کے مقتولین کے حق میں جناب کا کیا ارشاد ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل کی رضا اور فکر آخرت کے ارادہ پر ہم دونوں فریق میں سے مقتول ہوا وہ جنت میں جائے گا۔

(سنن سعید بن منصور قسم ثانی جلد دوم 344 رقم الحدیث 2968 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس قسم کی ایک اور روایت بھی کبار محدثین نے نقل کی ہے اس میں بھی یہی مسئلہ درج ہے کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے صفین کے مقتولین کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ قتلانا و قتلاھم فی الجنتہ، یعنی ہمارے اور ان کے مقتولین دونوں فریق جنت میں جائیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجمل جلد 11 صفحہ 774 رقم الحدیث 29035 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور، سیر اعلام النبلاء معاویہ بن سفیان جلد 4 صفحہ 271 مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ، معجم کبیر معاویہ بن ابی سفیان جلد 8 صفحہ 276 رقم الحدیث 16044 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، مجمع الزوائد کتاب المناقب باب ماجاء فی معاویہ بن ابی سفیان جلد 9 صفحہ 441 رقم الحدیث 15927 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، کنز العمال، وقعۃ الصفین جلد 11 صفحہ 156 رقم الحدیث 31697 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے مخالف فریق کے مقتولین کو بھی جنت کا مستحق قرار دے رہے ہیں یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ان مقتولین کو اپنے فعل میں ایک مجتہد کا مقلد قرار دیا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مجتہد تھے اور ان کی مخالفت خطاء اجتہادی پر محمول تھی اور ان کے مقتولین اپنے مجتہد کی تقلید میں قتل ہوئے ہیں۔ لہٰذا وہ بھی جنتی ہیں مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ ان حضرات کے درمیان تحاسد و تعاند کی بنا پر یہ واقعات پیش نہیں آئے۔ جہاں باہم حسد و عناد پایا جائے وہاں اس قسم کے تبصرے نہیں ہوتے اور حسن معاملات کے سارے وجوہ منقوف ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں اہل تشیع کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

جنگ صفین میں حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے چند آدمیوں سے شامیوں (یعنی

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کے بارے میں گالی سنی تو فرمایا میں تمہیں گالی دینے والا سن کر بہت خفا ہوتا ہوں کیا بہتر ہوتا کہ تم گالی کی بجائے ان کے اچھے کام اور ان کی خوبی حالت بیان کرتے اور تم گالی کی جگہ ان کے لئے یہ کلمات کہتے، اے اللہ ہمارے اور ان کے خون کو گرنے سے بچا اور ہمارے درمیان صلح وصفائی پیدا فرمادے اور انہیں گمراہی سے ہدایت عطا فرما یہاں تک کہ حق کو اس سے ناواقف جان لے اور جھگڑالو شخص جھگڑے اور باہمی نزاع سے باز آجائے۔

(نہج البلاغہ خطبہ 197 صفحہ 509 مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

اکثر شہروں کے معززین کو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے یہ خط تحریر فرمایا جس میں ماجرائے جنگِ صفین کا بیان ہے۔ ہماری اس لڑائی کی ابتداء جو اہل شام کیساتھ واقع ہوئی کیا تھی۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے رسول ایک ہے دعوت ایک ہے اسلام ایک ہے جیسے وہ اسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی۔ ہم خدا پر ایمان لانے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں۔ نہ وہ ہم پر فضل وزیادتی کے طلبگار ہیں۔ ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں مگر وہ ابتدا یہ ہوئی کہ خونِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ حالانکہ ہم اس سے بری تھے۔ (نہج البلاغہ خطبہ 58 صفحہ 481 مطبوعہ مؤسستہ التاریخ العربی للطباعۃ والنشر والتواریخ بیروت چھوٹا سائز)

ابوجعفر طوسی نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی وصایا کو جمع کیا جو آپ نے اپنے دوستوں کے لئے لکھیں ان میں ایک یہ تھی: "اوصیکم باصحاب نبیکم لاتبسو" کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو گالی مت دینا۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے چار باتیں ثابت ہوئیں۔

☆ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص شامیوں کو محض اس لیے بُرا بھلا کہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لشکر کے مخالف تھے۔

☆ جب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُرا بھلا کہتے سنا تو فرمایا مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ میں تمہیں سب وشتم اور لعن طعن کرنے والا دیکھوں تمہیں سوئے ظن سے کام نہیں لینا چاہیے۔

☆ جو لوگ جنگ صفین میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی حمایت میں اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب وشتم کرنے پر اتر آتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس جنگ کی وجوہات خود مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیان فرمادیں۔ جب دونوں فریق ایک خدا ایک

رسول ایک دین کی دعوت پر متفق ہیں تو گالی گلوچ کس لیے۔

☆ آپ نے وضاحت فرمادی کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارا ہاتھ تھا یہ غلط ہے۔

وصال مبارک: بوقتِ وصال حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا۔

واذ لمیتة انشبت اظفارھا الفیت کل تمیمة لاتنفع

یعنی جب موت اپنے پنجے گاڑ لے تو پھر کوئی تعویذ یا عمل اس سے چھڑا نہیں سکتا۔

(ابن عساکر معاویہ بن صخر جلد 62 صفحہ 152 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

یہ دردناک شعر پڑھنے کے بعد آپ وپر بیہوشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو اہل خانہ کو یوں نیکی کی دعوت دی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ جو اس سے ڈرتا ہے اللہ عزوجل اسے اپنی امان میں رکھتا ہے اور اس سے نہ ڈرنے والوں کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں انہی کلماتِ طیبات پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ آخرت کی طرف کوچ فرما گئے۔ (البدایہ والنہایہ جلد 8 صفحہ 627 مطبوعہ درالاشاعت کراچی)

آپ کا وصال بروز جمعرات ماہ رجب 60 ہجری میں ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر 78 سال تھی۔

(الثقات لابن حبان ذکر البیان بان من ذکرنا ہم کانوا خلفاء من بعد ہم کنوا ملوکا جلد 2 صفحہ 305 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر القاہرہ)

حضرت سیّدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(اسد الغابہ معاویہ بن صخر جلد 3 صفحہ 1147 مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیہ پشاور)

حافظ امام محمد بن حبان علیہ رحمہ اللہ (متوفی 354ھ) فرماتے ہیں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک دمشق میں باب الصغیر کے باہر واقع ہے ان کے مزار کے گرد چاردیواری ہے میں نے کئی مرتبہ اس مزار مبارک کی زیارت کی ہے۔

(الثقات لابن حبان ذکر البیان بان من ذکرنا ہم کانوا خلفاء من بعد ہم کنوا ملوکا جلد 2 صفحہ 306 مطبوعہ الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر القاہرہ)

پیر سیّد باقر علی شاہ صاحب کا مشاہدہ:

ایک دن چند علماء کرام حضور قبلہ عالم پیر سیّد باقر علی شاہ صاحب کیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس حاضر تھے۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ سادات میں سے عوام تو کیا بعض پیران عظام اور علماء کرام بھی حضرت سیّدنا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف باتیں کرتے ہیں اس پر قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا آپ لوگ شان حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب سے بیان کرتے ہیں اور اس پر دلائل قائم کرتے ہیں لیکن میں اپنی آپ بیتی بتلاتا ہوں کہ ایک دن ایک آدمی سے مین نے دوران گفتگو کہا امیر معاویہ نے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مقابلہ کیا ہے یہ انہوں نے بڑی زیادتی کی ہے پھر فوراً ہی میرے دل میں خیال آیا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں میں نے غلط الفاظ کہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی میرا روحانی فیض بند ہو گیا سارا دن بڑی پریشانی میں گزرا جب رات پڑی تو خواب میں پرانی بیٹھک جس میں قبلہ والد ماجد حضرت خواجہ پیر سیّد نور الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تمام زندگی اپنا روحانی سلسلہ جاری رکھا اور یہیں آپ نے وصال فرمایا تھا دیکھی اچانک کسی نے بیٹھک کا دروازہ کھٹکھٹایا پھر دروازہ کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے دائیں طرف حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور بائیں طرف حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش کھڑے تھے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے ناراضگی میں مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: جھگڑا میرا اور امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کا تھا اس میں تمہیں دخل دینے کا کیا حق حاصل ہے؟ آپ نے یہی جملہ تین مرتبہ فرمایا اور آپ کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی میں نے معافی مانگی لیکن کوئی جواب نہ ملا اور تینوں حضرات تشریف لے گئے اس واقعہ کے چھ ماہ بعد تک نہ تو حضرت قبلہ میاں صاحب شرق پوری رحمتہ اللہ علیہ کی اور نہ ہی قبلہ والدی و مرشدی سیّد نور الحسن شاہ صاحب علیہ رحمہ کی زیارت نصیب ہوئی اور ہر قسم کا میرا روحانی فیض مکمل طور پر بند رہا۔ پھر کافی عرصہ بعد حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لگایا تو فیض کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا پھر یہاں تک اللہ کا فضل و کرم ہوا کہ انہی ایام میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ مرشد حقانی حضرت میاں شیر محمد شرق پوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ میں بھی حاضر ہوں چند احباب اور بھی آپ کے پاس حاضر ہیں سامنے دریا ہے جو کہ کناروں تک بھرا ہوا ہے حضور قبلہ شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دریا کس طرح پار کریں؟ میں نے عرض کیا حضور میں تیرنا جانتا ہوں آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں میں تیر کر دریا پار کر لوں گا۔ چنانچہ جناب نے میری درخواست قبول کر لی اور دریا میں اترنے کے لیے جو گزرگاہ بنی ہوئی ہے میں اس میں بیٹھ گیا اور حضرت شیر ربانی رحمہ اللہ علیہ اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر مجھ پر اس طرح سوار ہوئے کہ جناب کا دایاں قدم مبارک میرے سینے اور پیٹ کے دائیں حصے پر ہے اور میں نے اپنے ایک ہاتھ سے جناب کو تھاما ہوا ہے

اور دوسرے ہاتھ سے تیر رہا ہوں اور میاں صاحب نے میرا سر پکڑا ہوا ہے جب نصف دریا کے قریب ہم پہنچے تو حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: لالیا! سنبھل کر چلنا اب میرا بوجھ بھی تمہیں پر ہے میں نے عرض کیا جناب کی دعا کی ضرورت ہے پھر کوئی فکر نہیں چنانچہ اسی حال میں دریا عبور کیا۔

راقم الحروف نے اس خواب سے مطلب و مقصد یہ سمجھا ہے کہ آقائی و مولائی مرشدی پیر سیّد باقر علی شاہ صاحب کو جو مذکورہ مرتبہ روحانی اور مقام نصیب ہوا ہے یہ سب کا سب اسی تلافی و معافی کا نتیجہ ہے جو حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے شہنشاہ ولایت کی کرم نوازی سے حاصل ہوئی تھی تو اس کا واضح معنی یہ ہوا کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخ کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف سے کبھی روحانی فیض نہیں مل سکتا نیز تمام سلاسل طریقت کے اولیاء اللہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق عقیدہ کیا ہے۔

(صفحہ 86-85-84 مطبوعہ دار التبلیغ آستانہ عالیہ نوریہ حضرت کیلیانوالہ شریف دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ جلد 1 صفحہ 281-2830 مطبوعہ لاہور)

امام نبہانی کی نصیحت:

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔عزیزان من! جب تم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہو تو تمہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے گروہ کی طرف سے منسوب ناگوار باتیں نظر آتی ہیں جس سے تم طیش میں آجاتے ہو اور خیال کرتے ہو کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تو تم اسے کبھی معاف نہ کرو۔ چنانچہ تم اس معاملے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذات پاک کو اپنے اوپر قیاس کرنے لگتے ہو اور سمجھتے ہو کہ وہ بھی معاف کرنے پر تیار نہ ہوں گے مگر یہ تمہاری بھول ہے تمہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے کیا نسبت۔

چہ نسبت خاک را بعالم پاک

اگر زمین بھر کے لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہوں اور سارے مل کر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ برا طرز عمل اختیار کریں تب بھی آپ کے بحر کرم کی وسعتوں کے ذریعے انہیں عفو و درگزر سے سیراب کرنا ایک معمولی بات ہے اور آپ کی شان کریم سے بعید ہے کہ آپ دشمن سے انتقام لینے کے لیے مقامِ رفیع سے نیچے آئیں۔ خصوصاً جبکہ آپ کا مخالف آپ کا ہم پایہ نہ ہو بلکہ اللہ کی قسم! میرا عقیدہ ہے کہ جہان بھر کے لوگ بھی آپ سے برا سلوک کریں تو آپ ان کو معاف فرمادیں

گے کیونکہ معاف کردینا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَاَنْ تَعْفُوْ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی" اور اگر معاف کردو تو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

(الاسالیب البدیعہ فی فضل الصحابۃ واقناع الشیعہ صفحہ 146 مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)

سراج السالکین حضرت باباجی کرمانوالہ سرکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف حاصل ہے ہمیں حضور جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی عزت کرنی چاہیے بے شک حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی بڑی شان ہے لیکن ہمارے لیے ہر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب لازمی ولابدی ہے یہی ہمارا مسلک ہے

(سیرت بحر کرم صفحہ 239 مطبوعہ مکتبہ حضرت کرمانوالا بہاولپور اشاعت 2014)



کاتبِ وحی
حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

اکابر صحابہ کے نام - معاویہ ________ ۷۰۶
دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسمِ معاویہ ____ ۷۰۸
کنیت ولقب ________ ۷۰۹
ولادت ________ ۷۰۹
سلسلۂ نسب ________ ۷۱۰
والدین کا قبولِ اسلام ________ ۷۱۰
دربارِ رسالت میں ہدیہ ________ ۷۱۰
صورت وسیرت ________ ۷۱۲

القول المقبول فی سیرت اصحاب رسول بنام حیات الصحابہ

صفحہ	عنوان
۷۱۲	چاند کا ٹکڑا
۷۱۳	حلقہ بگوشِ اسلام
۷۱۴	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ از روئے قرآن
۷۱۸	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ از روئے
۷۲۳	کاتبِ وحی
۷۲۹	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۷۳۱	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کرام
۷۳۳	اوصافِ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سُننا
۷۳۴	سیّدنا حضرت امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت
۷۳۵	اللہ کی قسم یہ سچ ہے
۷۳۶	استغفار کی برکت
۷۳۷	فائدہ
۷۳۸	امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت
۷۳۹	اہلِ تشیع کی تائید
۷۴۰	اُمّ المؤمنین کی خیر خواہی
۷۴۱	نماز سے محبت
۷۴۱	حلم و بردباری
۷۴۳	سب سے حلیم و بردبار
۷۴۵	آپ کی سادگی
۷۴۵	شانِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بزبانِ صحابہ کرام
۷۵۱	بزرگوں سے عقیدت
۷۵۲	صفین کے شہداء
۷۵۵	پیر سیّد باقر علی شاہ صاحب کا مشاہدہ
۷۵۷	امام نبھانی کی نصیحت